﴿ وَلَا تَلۡبِسُواْ ٱلۡحَقَّ بِٱلۡبَٰطِلِ ﴾

اور حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ۔(البقرۃ۔۴۲)

فضل الرحمٰن شریعت کی عدالت میں

تصنیف

عبدالمعز حقمل

فہرست

نوٹ:اس کتابچہ میں ”فضل الرحمٰن شریعت کی عدالت میں“ کی ابھی تک کی شائع ہونے والی انیس اقساط کو جمع کیا گیاہے،ان شاء اللہ اس کے بعد کے آئندہ شمارے میں اس مضمون کے حوالے سے مزید اقساط جو بھی شائع کی جائیں،ان کو جمع کر کہ نشر کیا جائے گا۔لہذا فی الحال انہیں انیس اقساط کو خود بھی ملاحظہ فرمائیں،اور بھائیوں کو بھی دیں،اور خصوصاً جمیعت کے ساتھ کام کرنے والے،علماء،طلباء،اور ورکرز تک پہنچائیں،اور دعا کریں کے اللہ پاک مزید احسن انداز سے حق کو بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔۔آپ کابھائی،عبد المعز حقمل

تمہید

دوستو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ امت مسلمہ کی ہر طرف سے حفاظت فرمائیں، آج کل فتنے بہت زیادہ ہیں، لوگوں میں پہچاننے کی صلاحیت ختم ہو گئی ہے، قرآن وسنت کی روشنی میں ان کی جراحی ضروری ہے

الاھم فالاھم کے اصول کے تحت ایک سلسلہ شروع کیا جارہا ہے،

" فضل الرحمٰن شریعت کی عدالت میں"

امید ہے آپ ساتھ رہیں گے، روزانہ ایک قسط ہوا کرے گی، آپ ہر قسط پڑھیں گے اور اپنی قیمتی رائے سے نوازیں گے، موجودہ دور میں کفر جمہوریت کا سب سے بڑا نظریاتی محافظ فضل الرحمٰن ہے، اور اس کا فتنہ مختلف وجوہات کی بناء پر تاریخ کے خطرناک ترین فتنوں میں شمار کیا جاسکتا ہے، اتنی بات تو ہر خاص وعام جانتا ہے کہ، لاکھوں مسلمانوں کو کفر کا خادم بنا کر کفر کے خلاف جہاد سے روکا ہوا ہے، اور اسی کو وہ فخر سے بیان کرتا ہے، کہ انتہاء پسندوں کو انتہائی محدود کر دیا۔

... جہاد کے نام پر جہاد سے روکنے کی ایک بڑی سازش جیش محمد کا ٹیسٹ بھی لیبارٹری میں آیا ہوا ہے، اس کی جراحی، اس جراحی کے بعد ہو گی ان شاء اللہ....

فی الحال دوستوں سے گزارش ہے کہ، وہ معلومات مہیا کریں، جہاں فضل الرحمٰن نے غیر علماء کو سیٹیں دی ہوں جبکہ اس حلقے سے علمـاء بھی کھڑے ہوں... یا جن علاقوں میں اسے جیتنے کی کوئی امید نہ ہو، لیکن کسی مولوی کو فیل کرنے کیلئے اپنا مولوی کھڑا کیا ہو.... یا جہاں پیسوں کیلئے کسی مولوی سے جمعیت کی سیٹ لی ہو، اور کسی اور کو دی ہو... ایسی کچھ معلومات ہمارے پاس ہیں، مـزید کیلئے تعاون فرمائیں... باقاعدہ آغاز کل ہو گا ان شاء اللہ... مختصر مختصر اور ٹھوس بات ہو گی ان شاء اللہ... معلومات خاص مجھے یا احمد خراسانی کو میسج میں بھیجیں، اس فتنے کی سر کوبی میں اللہ تعالیٰ سے پورے پورے اجر کی امید رکھیں، یہ کوئی سیاسی رسا کشی نہیں، نہ ہمارا اس گندی سیاست سے کوئی تعلق ہے... تعاون فرمائیں واجر کم علی اللہ... مشہور محدث عبد الکریم بن ابی المخارق رحمہ اللہ فرماتے ہیں **لأن أرد رجلا من رأى سيئ احب الى من اعتكاف شهر ...** آپکا بھائی عبد المعز

فضل الرحمٰن شریعت کی نظر میں... قسط ۱

سیٹوں کی تقسیم کا نرالا سسٹم۔ حصہ اوّل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ

انتخابات میں سیٹ جیتنے کیلئے یہ علماء کو چھوڑ کر فساق و فجار کو بھی بکثرت سیٹ دیتے رہتے ہیں، اور میری حیرت کی انتہاء نہ رہی جب ساتھیوں نے معلومات دیں کہ ڈی آئی خان تا گلگت اکثر غیر علماء بلکہ فساق و فجار کو کھڑا کیا ہے

چند مثالیں: کوہاٹ میں مفتی ابرار سلطان سے سیٹ لیکر ایک مشہور غنڈے کو دے دی گئی،

بنوں میں اکرم درانی کو مسلط رکھا گیا، یہ شخص ماضی میں غنڈوں کا اڈہ رہا ہے، اور اب تک تعلقات ہیں، وزیر اعلیٰ بننے تک شیو کرتا تھا، جماعت اسلامی کے اعتراض پر کہ داڑھی منڈا وزیر اعلیٰ؟ اس نے جماعت اسلامی والی داڑھی رکھ لی... اب بھی اس کی داڑھی پوری نہیں... سر پر ٹوپی تک رکھنا اسے گوارا نہیں

کرک کے احباب کی معلومات کے مطابق صورت حال بڑی دلچسپ ہے... جاوید خٹک ایک فاسق فاجر داڑھی منڈا ارب پتی ہے، شمشاد چینل کا مالک بتایا جاتا ہے، اس چینل کا کام ہی جہاد کے خلاف بولنا ہے، اس حلقے میں سینکڑوں جمعیتی مولوی بے چارے اس ارمان میں بوڑھے ہوگئے کہ کبھی تو، لیلائے ایوان سے وصال ہو جائے گا اور کچھ بیچارے اسی ارمان کو لیکر قبروں میں جا سوئے، اس سے پہلے میاں نثار کو سیٹ ملی تھی جو "چلو تم ادھر کو جدھر کی ہوا ہو" کا اصول رکھتا ہے مشرف کا بااعتماد ساتھی ہے... پھر کچھ ناراضگی پھر گٹھ جوڑ اور یہ پھر جمعیت میں

کرک کے دوسرے حلقے سے ایوب خٹک مشرف کے دائیں ہاتھ کو سیٹ دے دی گئی... کیسے بھلا.. ملک قاسم کو لات مار کر... ملک صاحب ایک مہینے تک جمعیت کی سیٹ پر انتخابات کی کمپائن چلا چکے تھے، اور جمعیت کے مفتی سردار کو ایک کروڑ روپے بھی دے چکے تھے... کرک ہی میں مولانا عبدالعزیز جمعیت (س) کو گرانے کیلئے اپنے مفتی موصوف کو کھڑا کیا، اس یقین کے باوجود کہ نہیں جیت سکتے، مگر مقصد مخالف مولوی کو گرانا تھا، جس میں یہ کامیاب رہے اور میدان ایک قادیانی ملک ناصر کے ہاتھ رہا... فضل الرحمٰن کے بقول وہ یہاں سے جمعیت (س) کا خاتمہ چاہتے تھے... کرک کے احباب کا شکریہ تمام معلومات نہ لکھنے پر معذرت پوسٹ کی طوالت کا خوف ہے۔

چترال مردان کے حالات بھی کرک سے کچھ کم دلچسپ نہیں مگر معذرت... طوالت کا خوف.... پشاور سے کوئی معلومات نہیں...

خلاصہ یہ کہ علماء کو چھوڑ کر فساق فجار بعض جگہ فاسد العقیدہ لوگوں کو سیٹ ملی... جمعیت ملکان مفادات... اور چلے ہیں شریعت نافذ کرنے

اب آتے ہیں شریعت کی عدالت میں

حدیث۱ : من استعمل رجلا من عصابه" وفی تلک العصابه من هو أرضی لله منه فقد خان الله ورسوله والمؤمنين ...(أخرجه الحاكم ۴۹۲)

حدیث ۲ : من استعمل فاجرا وهو يعلم انه فاجر فهو مثله (موقوف على عمر كنز العمال ۷۶۵۵ فی الامارة)

حدیث ۳ : اذا أسند الأمر الى غير أهله فانتظر الساعة ... (أخرجه البخاري باب رفع الامانة)

حدیث ۴ : لا تبكوا على الدين اذا وليه أهله ولكن ابكوا عليه اذا وليه غير اهله

اس باب میں وعیدیں بہت ہیں پوسٹ کے مطابق اتنا بس ہے، ان تمام احادیث کا خلاصہ کہ ایسا کرنے والا اللہ، اللہ کے رسول اور مسلمانوں کے ساتھ خائن اور غدار ہے، ایسے میں قیامت کا انتظار کرو، دین پر ایسے وقت میں رونا چاہئے... فاجر کو عہدہ دینے والا بھی، اسی طرح فاجر ہے۔

.اب خود سوچیں فضل صاحب نے کس کس کو عہدے دیئے خاص طور پر مجلس عمل کی حکومت میں..

فضل الرحمٰن شریعت کی عدالت میں قسط نمبر ۲

سیٹوں کی تقسیم کا نرالا سسٹم۔ حصہ دوم

آج کی قسط کو کل کی قسط کا تمہ سمجھ لیں

کل بات ہوئی تھی کہ انتخابات کیلئے سیٹ کی تقسیم کا طریقہ کار بڑا دلچسپ اور عجیب ہے

فساق وفجار کو نیک عادل مسلمانوں پر ترجیح دینا

جاہلوں کو علماء پر

مالداروں کو غریبوں پر

ترجیح دینا بہت عام ہے، جس کی کچھ مثالیں کل عرض کی گئی تھیں، اور تو اور پیرز کوڑی، جیسے فاسد العقیدہ بریلوی قبر پرست، کو بھی یہ آگے لائے، جمہوریت کے ساتھ چمٹے رہو گے، تو جمہوریت یہی گل تو کھلائے گی وہ ہزار تاویلیں کریں ، بے غبار بات یہ ہے کہ سیٹ جیتنا مطمح نظر ہے، جس طریقے سے ہو، اس کیلئے اسلام کو پاؤں تلے روندنا کیوں نہ پڑے۔

مولوی اس سراب کے پیچھے دوڑے، تو خود کو ہلکا کرنے کے سوا کیا ہاتھ آیا؟؟؟

ارے جب تمہارے کائد نے تمھیں اس قابل نہ سمجھا، کہ اس جاہل ارب پتی پر تمہیں ترجیح دے دے، تو اب مزید کیا چاہیئے؟؟؟

دو ڈھائی مہینے دن رات ایک کئے ہوئے ہزاروں مولوی ایک فاسق کیلئے ووٹ مانگ رہے ہیں، گھر گھر بکاری بن رہے ہیں، عام لوگوں کی منتیں کر رہے ہیں،

آخر میں نتیجہ آتا ہے کہ سیٹ پی ٹی آئی لے اڑی، بھائی تم نے نظام ہی ایسا اختیار کیا ہے، جس میں ہر گزرتے دن کے ساتھ مولوی کی عزت خاک میں مل رہی ہے۔

ارے اسلام لانا تو دور کی بات اپنی عزتیں بچالو،

آگے بڑھیں،

مجلس عمل صوبہ سرحد کی حکومت میں کتنے مولوی تھے؟؟؟

وزیر اعلیٰ کون بنا؟؟؟ سب کو پتا ہے عیاں راچہ بیاں،

اس سے بڑی بے عزتی مولوی کی کیا ہو گی؟؟؟

اس اعتراض کے جواب میں کائد صاحب نے رہی سہی کسر بھی نکال دی،

فرمایا: مولوی کو حکومت چلانا نہیں آتا

لو بھائی کیا رہی مولوی کی عزت؟؟؟

آگے چلیں

یہ ہے جناب ملک ظفر اعظم صاحب! ایک نہیں دو نہیں پوری پانچ وزارتیں ہیں ان کے پاس مجلس عمل کی سرحد حکومت میں جے یو آئی کا ہے۔

شیخ الحدیث ہیں؟؟ نہیں

مفتی ہیں؟؟ نہیں

مولوی ہیں؟؟ نہیں

حافظ ہیں؟؟ نہیں

پیر طریقت ہیں ؟ نہیں

پھر کیا ہیں ؟ شراب خور داڑھی منڈا امریکن ، نیشنلٹی ہولڈر ، ارب پتی

اوہو جھوٹ

ایسا نہیں ہو سکتا

ایسا ہو چکا ہے پیارے غصہ نہ کر گریبان میں جھانک

بتاؤ مولویو ! کیا عزت رہی ؟؟

کیا تمہارا وزیر اعلیٰ مولوی تھا ؟

شیخ تھا ؟

چلو کوئی عام سہی ، لیکن باشرع تھا ؟؟

یہ آدھی داڑھی تو اس نے بعد میں رکھی

اب آتے ہیں، شریعت کی عدالت میں

شریعت ان جرائم پر درج ذیل سزائیں سناتی ہیں

(۱)۔۔۔اللہ ، اللہ کے رسول اور مسلمانوں سے خیانت

(۲)۔۔۔جس نے فاسق کو عہدہ دیا ، وہ اسی طرح فاسق ہے

(۳)۔۔۔ایسا کرنے والے کا فرض نفل کوئی بھی عمل قبول نہیں ، لعنتی ہی یہاں تک کہ جہنم میں داخل ہو .

(۴)۔۔۔قرآن کی فضیلت علماء کو ٹھکرانا ہے

(۵)۔۔۔قرآن کی فضیلت متقین کو روندنا ہے

اب سنیں دلائل

حدیث: أيما رجل استعمل رجلا على عشرة وعلم أن في العشرة من هو أفضل منه فقد غش الله تعالى ورسوله وجماعة المسلمين(الدراية في تخريج احاديث الهداية ادب القاضي)

حدیث: من استعمل رجلا من عصابة وفي تلك العصابة من هو أرضى لله منه فقد خان الله ورسوله والمؤمنن

(أخرجه الحاكم في الاحكام)

حدیث: اذا اسند الامر الى غير اهله فانتظر الساعة(أخرجه البخاري)

حدیث: عن أبي أيوب الانصاري قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول : لا تبكوا على الدين اذا وليه أهله ولكن ابكوا عليه إذا وليه غير أهله .. (أخرجه الحاكم في الفتن)

حدیث: عن أبي بكر رضي الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : من ولي من امر المسلمين شيئا فأمر عليهم أحدا محاباة فعليه لعنة الله لا يقبل الله منه صرفا ولا عدلا حتى يدخله جهنم

(أخرجه أحمد من حديث أبي بكر رضي الله عنه)

عن عمر رضي الله عنه قال : من استعمل فاجرا وهو يعلم أنه فاجر فهو مثله

(كنز العمال ۵ ۷۶۵)

قل هل يستوي الذين يعلمون والذين لا يعلمون

کہو بھلا جو لوگ علم رکھتے ہیں اور جو نہیں رکھتے دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟--(الزمر-۹)

أم نجعل المتقين كالفجار

یا پرہیزگاروں کو بدکاروں کی طرح کر دیں گے؟ --(ص-۲۸)

یہ ہیں مختصر مختصر دلائل دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے سادہ لوح بھائیوں کو ان کے ذریعے شفاء عطا فرمائیں، آمین

فضل الرحمٰن شریعت کی عدالت میں قسط نمبر ۳

گمـــراہی کے دروازے، چوپٹ کھلنا

بھائیو اب تک کی دو قسطوں میں سیٹوں کے عجیب و غریب غیر شرعی غیر معقول طریقہ تقسیم سے متعلق عرض کیا تھا

آب آگے بڑھتے ہیں یہیں سے گمراہی کا دروازہ چوپٹ کھل جاتا ہے، اور فتنے یوں گرتے ہیں جیسے تسبیح کا دھاگہ ٹوٹنے سے تسبیح کے دانے گرتے ہیں

ان کو کھڑا کرنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ یہ قانون ساز ادارے کے رکن ہوں گے، والعیاذ باللہ

حالانکہ ہر مسلمان جانتا ہے کہ مسلمانوں کو اسلام کے علاوہ کسی قانون کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں، نہ جزوی، نہ کلی، اسلام کامل و مکمل دین ہے۔

نیز یہ بات دین کی بدیہیات میں سے ہے، کہ قانون سازی کا حق، صرف اور صرف اللہ اور اللہ کے رسول کو ہوتا ہے، اور اس کے علاوہ کسی کو یہ حق حاصل نہیں اور جو شخص بزبان قال یا حال کسی اور کیلئے یہ حق ثابت کرے گا، تو شریعت کی عدالت اس کے بارے میں یہ فیصلہ سناتی ہے

أم لهم شركاء شرعوا لهم من الدين ما لم يأذن به الله

کیا ان کے وہ شریک ہیں جنہوں نے ان کے لئے ایسا دین مقرر کیا ہے جس کا اللہ نے حکم نہیں دیا۔۔(الشوریٰ ۲۱)

اس کے سننے سے مسلمان کے رونگھٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، اور اگر بدبختی غالب نہ آئی ہو، تو یہیں سے وہ اس گندی جمہوریت اکٹھی تین طلاقیں دے کر واپس آجاتا ہے، وہ یہ تصور ہی نہیں کر سکتا، کہ وہ خدا بننے چلے، اسلام کی نظر میں، آپ جس کو قانون سازی کا حق دیتے ہیں، اس کو خدائی کا درجہ دے دیتے ہیں

مسلمانو! آپ کا قانون مکمل ہو چکا ہے، اور اس کا اعلان بھی ہو چکا ہے،

اليوم اكملت لكم دينكم

آج ہم نے تمہارے لئے تمہاری دین کامل کر دیا۔۔(المائدۃ۔۳)

اب کسی اسمبلی، پارلیمنٹ کو یہ حق نہیں، کہ وہ قانون بنائے اور کسی مسلمان کیلئے یہ جائز نہیں، کہ وہ اس کا رکن رہے، وگرنہ وہ یہی کہتا ہے، کہ قرآن ہمارا قانون نہیں، ہم خود قانون بنانے والے [خدا] ہیں۔

★ولا يشرك فى حكمه أحدا

اور نه وه اپنے حکم میں کسی کو شریک کرتا ہے۔۔(الکهف۔۲۶)

★ان الحکم الا للہ

(سن رکھو کہ) اللہ کے سوا کسی کی حکومت نہیں ہے--(یوسف-۴۰)

★الا لہ الخلق والامر

دیکھو سب مخلوق بھی اُسی کی ہے اور حکم بھی (اُسی کا ہے) --(الاعراف-۵۴)

★واللہ یحکم لا معقب لحکمہ

اور اللہ (جیسا چاہتا ہے) حکم کرتا ہے کوئی اُس کے حکم کا رد کرنے والا نہیں--(الرعد-۴۱)

★وما کان لمؤمن ولا مؤمنة اذا قضی اللہ ورسولہ أمرا أن یکون لھم الخیرة من أمرھم

اور کسی مومن مرد اور مومن عورت کو حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول کوئی اَمر مقرر کر دیں تو وہ اس کام میں اپنا بھی کچھ اختیار سمجھیں--(الاحزاب-۳۶)

★أم لھم شرکاء شرعوا لھم من الدین ما لم یأذن بہ اللہ

کیا ان کے وہ شریک ہیں جنہوں نے ان کے لئے ایسا دین مقرر کیا ہے جس کا اللہ نے حکم نہیں دیا--(الشوریٰ ۲۱)

★أفحکم الجاھلیة یبغون ومن أحسن من اللہ حکما لقوم یوقنون

کیا یہ زمانہ جاہلیت کے حکم کے خواہشمند ہیں؟ اور جو یقین رکھتے ہیں ان کےلئے اللہ سے اچھا حکم کس کا ہے؟--(المائدة-۵۰)

میرے بھائیو! ان آیات کو غور سے پڑھنا، قرآن دلوں کیلئے شفاء ہے، بار بار پڑھنا، اللہ کیلئے کسی شخص یا اشخاص کو بچانے کیلئے قرآن کو نہ ٹھکرانا، مسلمان تو وقاف عند حدود اللہ ہوتا ہے،

الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم واذا تلیت علیھم آیاتہ زادتھم ایمانا وعلی ربھم یتوکلون

مومن تو وہ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو اُن کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب انہیں اُس کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو اُن کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے اور وہ اپنے رب پر بھروسا رکھتے ہیں--(الانفال-۲)

جیسا کہ عرض کیا یہاں سے گمراہی کا دروازہ چوپٹ کھلتا ہے،

یہ ممبروں کو کھڑا کررہے ہیں، تاکہ یہ اسمبلی، پارلیمنٹ کے رکن قانون ساز (خدا) بنیں،

کھڑا ہونے والے، شب و روز ایک کردیتے ہیں تاکہ خدا بنیں،

لوگ ووٹ ڈال رہے ہیں، تاکہ اپنے لئے خدا چنیں،

←خود ستائی (اپنی تعریف) کا سیلاب

←غیبتوں، تہمتوں، نفرتوں، دشمنیوں، اسراف تبذیر دھو، کوں جھوٹ، جعل سازیوں، تصویروں کا سیلاب ....

ان سیلابوں پر آئندہ قسطوں میں قدرے تفصیل سے بات ہو گی، ان شاء اللہ، آج مختصر اتنا عرض ہے کہ، یہ سب گمراہیاں ہیں اور جو شخص ان گمراہیوں کی وجہ بنے اور نظریاتی چوکیدار ہو، وہ بلا شبہ ضال اور مضل ہے۔اب آتے ہیں، آج کی بات کی طرف کہ،

قانون ساز، خدا ہوتا ہے۔

دیکھو بھائیو ! فرعون نے کس معنیٰ میں خدائی کا دعوی کیا تھا؟؟

کیا اس معنیٰ میں کہ میں تمہارا پیدا کرنے والا ہوں ؟؟

مارنے جلانے والا ہوں ؟؟؟ سب کچھ جاننے والا دیکھنے والا ہوں ؟؟

اس بات کے بطلان کو، تو ہر خاص و عام سمجھتا تھا، پھر ایسی خدائی کے دعوے کا فائدہ کیا؟؟

فرعون نے اس معنی میں خدائی کا دعوی نہیں کیا تھا، بلکہ وہ تو خود اور خداؤں کو پوجتا تھا،

اتذر موسی وقومه ليفسدوا فی الارض ويذرک وآلهتک

اور قومِ فرعون میں جو سردار تھے کہنے لگے کہ کیا آپ موسیٰ اور اس کی قوم کو چھوڑ دیجئے گا کہ ملک میں خرابی کریں اور آپ سے اور آپ کے معبودوں کو چھوڑ دیں۔۔(الاعراف۔۱۲۷)

اس میں وآلھتک پر غور کریں

اب فرعون کس معنی میں خدا تھا؟؟؟

قانون ساز کے معنیٰ میں

میں جو کچھ کہوں، وہ تمہارا قانون ہے کسی میں سر تابی کی مجال کہاں ؟؟

میں بادشاہ میرا حکم، میرے حکم کو نہ ماننا جرم ہے

جس کی اجازت دوں، وہ جائز جس سے منع کروں وہ منع ...   بس اسے قرآن کریم نے خدائی سے تعبیر کیا،

اب بتاؤ...   یہ اسمبلی جانے والے خدا نہیں بن جاتے ؟؟

سینکڑوں کبائر کا ارتکاب کرنے، اور کروانے کے بعد، کس منہ سے کہتے ہیں، اسلام لائیں گے، یا اِخف الضررین کو اختیار کیا ہے ؟؟؟

ایں چہ بوالعجبی ست

بہر حال عدالت کا فیصلہ ہے کہ ایسا شخص ضال ہے، آئمہ مضلین میں سے ہے، جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے بارے میں ڈرتے تھے،

آئندہ قسطیں آنے والی ہیں، جمعیت والوں سے درخواست ہے کہ جلدی میں تبصرے نہ کریں۔

فضل الرحمٰن شریعت کی عدالت میں قسط نمبر ۴

طلب الامارۃ والحرص علیہا سے متعلق

پہلی تین قسطوں میں امیدواران کے طریقہ انتخاب اور خود کو قانون ساز کا درجہ دینے سے متعلق بحث ہو چکی ہے، جو اللہ کے فضل و کرم سے نافع رہی،

اب چوتھی قسط پیش خدمت ہے۔ جو طلب الامارۃ والحرص علیہا سے متعلق ہے، اس کا مطلب ہے عہدے کا چاہنا، اس کیلئے تگ و دو کرنا، اس کیلئے للچانا وغیرہ

شریعت کی نظر میں یہ سب ایسے جرائم ہیں جس سے آدمی نااہل ہو جاتا ہے، دلائل مضمون کے آخر میں آرہے ہیں،

اس میں کوئی شک نہیں، کہ عہدے کی لالچ جمعیت کے اکثر کارکنان میں ایسی رچی بسی ہے کہ توبہ توبہ،

جمہوریت کے ذریعے اسلام کے دعویداروں کا آپ یہ چہرہ بھی دیکھ لیں، کہ خود ان کی جماعت کے اندر عہدیداروں کا طریقہ انتخاب جمہوری ہوتا ہے....
اس کیلئے مجھے دلیل دینے کی ضرورت نہیں، کہ عیاں را چہ بیاں ... خود جمعیت والے اس کا انکار نہیں کر سکتے

اب جب جماعت کی رگ و پے میں جمہوریت کی محبت اس قدر رچ بس گئی ہے،

تو جو اس کا لازمہ ہے یعنی عہدے کی لالچ حرص طلب، اسے کون روک سکتا ہے ؟؟؟

"واشربوا فی قلوبہم الدیمقراطیہ" ....   مسلمان ان لوگوں کے قول و فعل کو اچھی طرح پرکھیں دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہو جائے گا۔

کیا ان کی جماعت میں انتخابات نہیں ہوتے ؟؟؟ کیا ان میں کئی امیدوار حصہ نہیں لیتے ؟؟؟

کیاان عہدوں کو حاصل کرنے کیلئے رسا کشی اور کھینچا تھانی نہیں ہوتی۔؟؟؟

ارے مار پیٹ تک کے واقعات بکثرت ہوتے رہتے ہیں...

عبدالمعز حقمل کو تحقیق کی غرض سے ان کی کئی ایسی مجالس کا علم ہے، جہاں ان حضرات نے یونین تحصیل اور ضلعی سطح کے سربراہوں کاانتخاب کرنا تھا،

گالم گلوچ،مار پیٹ، پگڑیوں کا اچھالنا،داڑھیوں سے پکڑنا، غل غپاڑہ، تہمتیں، طنز...

آج حقمل کو رہ رہ کرافسوس ہورہاہے کہ وہ مناظر موبائل میں محفوظ نہیں کئے گئے ...

ان کا مکمل طریقہ کار جمہوری ہوتا ہے جس میں اسلامیت کی بو بھی نہیں ہوتی...یعنی عہدے کو طلب کرنے والے بلکہ لڑنے،بلکہ اس کیلئے مختلف قسم کے ہتھکنڈے استعمال میں لائے جاتے ہیں... کئی امیدوار ہوتے ہیں...ووٹنگ ہوتی ہے بھلے ہاتھ کھڑے کروائے جائیں... اکثریت والے کو محدود،مدت کیلئے چنا جاتا ہے...اور پھر یہ مفادات پر سانپ بن کر بیٹھ جاتا ہے،اور دیگر دانت پیستے اور اس کا گوشت کھاتے رہتے ہیں،یہاں تک کہ اس کی انتخابی مدت ختم ہوجاتی ہے اور نیاڈرامہ شروع ہوجاتا ہے.... یہ یونین کی سطح سے لے کر ملکی سطح تک ہوتا رہتا ہے، نیچے سے جاتے جاتے ترقی کرتے کرتے یہ اوصاف ان کے سربراہ میں کامل مکمل اور راسخ ہیں،جسے بدقسمتی سے یہ لوگ امیر کہتے ہیں جو کہ ایک شرعی اصطلاح ہے،اور یہ ہوئی تحریف فی الدین...

ارے بھائی یہ انتخاب کیلئے امیدواری،اپنا تزکیہ،دوسروں کی غیبتیں،انتخابات،اکثریت والے کاانتخاب،اور منتخب کی مدت کا محدود ہونا،یہ سراسر مغربیت نہیں؟؟؟ان میں سے کون سی بات اسلامی ہے؟؟؟جب تم اپنی جماعت کو اسلام کے مطابق نہیں کرسکے ہو،جس پر تمہارا کنڑول ہے،تو ملک کو خاک اسلامی بناسکو گے... ایں خیال است و محال است و جنوں ...

اگر کوئی کہے، فلاں بلامقابلہ منتخب ہوگیا،تو اول تو ہم جانتے ہیں کہ کسی کو واقعی مقابلے کی اجازت تھی بھی کہ نہیں،

دوسری بات...اسلام تو سرے سے مقابلے کے تصور کی بیخ کنی کرتا ہے،بلا مقابلے کا مطلب تو یہ ہے،کہ ہم مقابلے کے قائل ہیں،لیکن کوئی مقابلے کیلئے آیا نہیں... تو یہ خود ایک غیر شرعی بات ہے... اور اس بلامقابل منتخب کیلئے مدت کو محدود کرناایک اور غیر شرعی بات ہے... اب اس جماعت میں جو ہزاروں لاکھوں غیر شرعی امور ہوتے ہیں یہ کس کے کھاتے میں بھلا؟؟

خیر بات کرتے ہیں سربراہ صاحب کی،کہ کرسی کی لالچ.... بس اس کو خالی چھوڑتے ہیں،بدیہیات کو بیان کرنے میں وقت ضائع ہوتا ہے... البتہ اتنی بات ضرور بتانا چاہتے ہیں کہ مـــزید ہلکان ہونے کی ضرورت نہیں،اے این پی تمہارے سامنے ہے،بس گھر بیٹھ جاؤ،تو بہتر ہے۔

اب آتے ہیں کہ،شریعت عہدے کی لالچ کے بارے میں کیا فیصلہ سناتی ہے

شریعت کا فیصلہ ہے کہ،عہدے کا مانگنے والا، للچانے والا،نااہل ہے،اسے عہدہ نہ دیا جائے،اس سے اللہ کی مدد روٹھ جاتی ہے،اور وہ اپنے نفس اور عہدے کے سپرد کردیا جاتا ہے... اس کا مطلب یہی ہوانا،کہ یہ لوگ اپنے نفس اور عہدے کے سپرد کردئے گئے ہیں،۔۔۔تابع و متبوع

ایسے لوگوں کو عہدہ دینے والے خائن ہیں، جن سے اللہ تعالیٰ محبت نہیں کرتے، ان کو تدبیروں کو کامیاب نہیں کرتے، ایسے لوگوں کی وکالت جائز نہیں۔

حدیث: انا لا نولی امرنا هذا من طلبه ولا من حرص عليه ...(أخرجه البخاري في الإمارة : باب من سأل المارة وكل اليها ومسلم في الإمارة باب النهي عن طلب الإمارة والنسائي باب النهي عن طلب الإمارة)

حدیث: ياعبدالرحمن بن سمرة لا تسأل الإمارة فإنك إن أعطيتها عن غير مسألة أعنت عليها وإن أعطيتها عن مسألة وكلت إليها ... (أخرجه البخاري ومسلم والنسائي في الأبواب المحال عليها)

نااہلوں کو عہدہ دینا خیانت ہے، خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عہدے کو امانت قرار دیا ہے۔

اب سنیں شریعت کا فیصلہ

يأيها الذين آمنوا لاتخونوا الله والرسول

اے ایمان والو! نہ تو اللہ اور رسول کی امانت میں خیانت کرو۔۔(الانفال۔۲۷)

إن الله لا يهدي كيد الخائنين

اور اللہ خیانت کرنے والوں کے مکروں کو روبراہ نہیں کرتا۔۔(یوسف۔۵۲)

إن الله لا يحب الخائنين

کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ دغابازوں کو دوست نہیں رکھتا۔۔(الانفال۔۵۸)

ولا تكن للخائنين خصيما

اور (دیکھو) دغا بازوں کی حمایت میں کبھی بحث نہ کرنا۔۔(النساء۔۱۰۵)

سوال: حضرت یوسف علیہ السلام نے عہدہ طلب کیا تھا؟

سوال : حضرت یوسف علیہ السلام نے عہدہ طلب کیا تھا؟

جواب : جہاں حقوق ضائع ہو رہے ہوں، کوئی اہل نہ ہو، وہاں طلب لازم ہے،

انبیاء قوی ہوتے ہیں، امانت کے حقوق ادا کر سکتے ہیں، غیر انبیاء کمزور ہوتے ہیں،

تم تو سینکڑوں اہل کے ہوتے ہوئے طلب کرتے ہو، حاصل کرنے کیلئے، بہتانوں سمیت، ہر ممکن ہتھکنڈے آزماتے ہو، بلکہ دوسری پارٹی کے، شیخ الحدیث تک کے مقابلے میں اپنا ایک فاسق کھڑا کر دیتے ہو... یہ کوئی خالی خولی مفروضہ نہیں، نظریاتی گروپ کے سفید ریش شیخ الحدیث مولانا اصیل بادشاہ، جو ہمارے بھائی احمد خراسانی کے استاد رہ چکے ہیں، کے مقابلے میں پرویز مشرف کے ایک ساتھی کو کھڑا کیا گیا۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے کسی غیر شرعی نظام کو قبول نہیں کیا تھا، بلکہ وہ اپنے فیصلوں میں مکمل آزاد تھے،

انہیں انک الیوم لدینا مکین امین کی سند مل چکی تھی۔

۔۔۔ پچھلی شریعتوں کے کسی مسئلے کا رد آ جائے تو وہ مسئلہ دلیل نہیں بن سکتا۔۔۔

یہاں بھی ایسا ہی ہے بخاری و مسلم کی حدیثیں آپ پڑھ چکے ہیں، جس میں عہدے کو طلب کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

فضل الرحمٰن شریعت کی عدالت میں قسط نمبر ۵

گذشتہ اقساط میں امیدواران کے طریقہ انتخاب، اور دیگر امور پر بات ہوئی تھی، اس بات نے خاص طور پر بہت سے لوگوں کی آنکھیں کھولیں،

کہ جمعیت، اس ملک میں تو کیا اسلامی نظام نافذ کرے گی، خود اس کا اندرونی نظام مکمل مغربی جمہوری ہے، حقیقت یہ ہے کہ اس نے خود جمعیت والوں کو ہلا دیا ہے، اور وہ سنجیدگی سے سوچنے لگے ہیں کہ، ہمیں کہاں لے جایا جا رہا ہے، اسلام کے نام پر ہم سے کیا کروایا جا رہا ہے، ہم کس کس کی خواہشات کی بھینٹ چڑھ رہے ہیں؟

سفر کے دوران، بندہ عبد المعز حفظہ اللہ، ایک جگہ ایک دوست سے ملنے گیا، اس کے ساتھ کمرے میں کچھ جمعیت والے بھی رہتے تھے، یقین جانیں اسی بات کی بازگشت نے ان کے منہ زور پہلوانوں کے زبانوں پر تالے ڈال دیئے تھے،،، اب وہ کھسیانے کھسیانے سے رہتے تھے، گویا ان کے اندر کا، اعتماد دلائل کے سامنے ہار مان چکا تھا۔

فضل الرحمٰن اور تصویر

آج بات کرتے ہیں فضل الرحمٰن اور تصویر کے متعلق

تصویر تو، آج کل جمہوریوں کے نزدیک کوئی گناہ نہیں اس لئے، وہ میری بات پر تعجب کریں گے، کہ دنیا کہاں پہنچ گئی اور یہ کیا کہہ رہا ہے...

لیکن گذارش ہے کہ بات کو آخر تک سنیں، ان شاء اللہ فائدہ ہوگا۔

بات ہو رہی ہے پرنٹ تصویر کی... کاغذ پر چھپی ہوئی تصویر کی... برصغیر کے علماء، سب اس کی حرمت پر متفق ہیں،،،

جو مختلف فیہ ہے، اس کی بات نہیں ہو رہی ہے، لہٰذا جمہوری حضرات اس کو ذہن میں رکھ کر کومنٹ کریں...

تصویر کی حرمت، دین کے ان مسائل میں سے ہے، جن کو معلوم بالضرورہ کہتے ہیں، یعنی ہر مسلمان کو معلوم ہے کہ، تصویر حرام ہے اور سخت وعیدیں ہیں۔

جب بھی اس پر اعتراض کیا، جواب ہمیشہ غیر علمی، غیر سنجیدہ، غیر اخلاقی ملا، مثلاً کم بخت بڑوں پر اعتراض کر رہے ہو???

کیا وہ ان مسائل کو نہیں جانتے؟؟ تم ان سے زیادہ دین کا درد رکھتے ہو???...

تم ابھی بچے ہو، ان باتوں کو نہیں سمجھتے... آج کے دور میں تصویر سے بچنا مشکل ہے وغیرہ وغیرہ...

باقی جوابات، تو جیسے ہیں سب کے سامنے ہیں، البتہ آخری بات کا جواب دینا مناسب ہے، اور وہ مختصر طور پر یہ ہے کہ آپ کی ناگواری کے باوجود آپ کی اجازت کے بغیر، اگر کوئی ازخود آپ کی تصویر کھینچ لے، تو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں... یعنی کھینچنے والے کو اس کا علم ہو کہ، یہ تصویر کو ناجائز سمجھتے ہیں، اسے ناگواری ہوتی ہے، اور میں غیر اخلاقی حرکت کر رہا ہوں، لیکن وہ پھر بھی تصویر کھینچ لے، تو ہمیں اعتراض نہیں،،،

اعتراض اس بات پر ہے کہ باقاعدہ پوز بنا کر بلکہ کیمرے کے سامنے مسکرا کر تصویر بنوائی جائے ... اس کے گناہ اور ناجائز ہونے میں کسی کو کوئی شبہ ہے???
اور یہ گناہ اتنا ہوا، اتنا ہوا کہ، لوگوں کے دلوں سے اس کی قباحت وشناعت بالکل ختم ہو گئی.... انتخابات میں تو.... توبہ توبہ...

آپ نے سڑکوں، چوراہوں پر بازاروں میں ۸×۱۰ سائز کی تصویریں دیکھی ہونگیں بلکہ اس سے بھی بڑی...

دو دفعہ، اسلام آباد زندہ باد کانفرنس میں جانا ہوا، میدان کے چاروں طرف کائدین حضرات کی ہاتھی سائز تصویریں ماحول کو گرما رہی تھیں، بلکہ ہاتھی بے چارہ تو بہت چھوٹا پڑ گیا.... معاملہ صرف یہیں تک نہیں حجروں، دکانوں، گھروں کو دین کے نام پر اس لعنت سے بھر دیا جاتا ہے... معاملہ یہیں بھی نہیں رکتا، بلکہ جن پارٹیوں کا انتخابی نشان، شیر، ہاتھی، بلی، وغیرہ مقرر کر دیا جاتا ہے اس کی قانونی حیثیت ان کو تسلیم کرنی پڑتی ہے...

یہاں تھوڑا سا رکیں، اور سمجھیں ایک ہے تصویر کا گناہ، اور ایک ہے اس کی قانونی حیثیت تسلیم کرنا، یعنی اسے جائز قرار دینا...

اب یہ تمام جمہورے اس بات پر متفق ہیں، کہ نواز شریف کے شیر اور الطاف حسین کے ہاتھی پر کسی کو اعتراض کا حق نہیں، کیونکہ ان کو قانونی طور پر الاٹ کئے گئے ہیں... اب دیکھیں معاملہ کہاں سے کہاں تک پہنچ گیا، آپ مفتی حضرات سے پوچھ لیں ہم عرض کریں گے تو شکایت ہو گی...

آگے چلیں، دفاتر میں کائد اعظم کی تصویر لگانا قانوناً لازمی ہے... کیا یہ کفر نہیں??? مجھے بتاؤ تو سہی اور کافری کیا ہے???

کسی حرام چیز کو قانوناً لازمی کرنا کفر نہیں????اس کی تعظیم اس قدر کروائی جاتی ہے،

کہ اگر یہ ملعون تصویر بالکل سیدھی نوّے درجے زاویہ قائمہ پر نہ ہو، تو جرم... اس کی سزا ملتی ہے جو معطّلی کی صورت میں بھی ہو سکتی ہے....

۸۵ درجے سینٹی گریڈ پر ہو تو بھی جرم... آگے چلیں.... جمعیت کے دفتری افراد وافسران اسی قانون کی پابندی کرتے اور کرواتے ہیں ....

تم ہمیں قاتل ہونے کا طعنہ دو... شوق سے اغواکاروں کا نام دو... خارجی ہونے کی پھبتی کسو... ہماری کردار کشی کرو... ہمیں انتہاء پسند کہو، مگر شکر ہے، ہمارا کوئی ساتھی کسی گناہ کو قانونی قرار دینے کی حماقت نہیں کر سکتا.... قرآن وسنت کے علاوہ کسی قانون کو ہم جانتے ہی نہیں... ہم سے ہر قسم کا گناہ ہو سکتا ہے، ہم نے معصوم ہونے کا دعویٰ کبھی نہیں کیا، پر کسی حرام کو قانونی کہنے کا سوچ بھی نہیں سکتے، الحمد للہ، اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس سے بچایا ہے... تمہارے نزدیک تو قرآن پر بحث کرنا بھی قانونی ہے... اللہ کی قسم پانچ لاکھ انسانوں کا ناحق قتل اتنا جرم نہیں، جتنا قرآن پر بحث کو قانونی سمجھنا... تم قدم قدم پر، امت کو فتنوں میں مبتلا کرتے ہو، والفتنۃ اشد من القتل...

ابھی تو ہم نے اس مضمون کی ابتداء کی ہے، ابھی تک کتنے فتنے سامنے آئے، آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا... تمہیں دوسروں کی آنکھوں کا تنکا تو نظر آجاتا ہے، لیکن اپنے شہتیر سے غافل ہو جاتے ہو... الحمد للہ ہم اسی امت کے بیٹے ہیں، اہل سنت ہیں، نہ کہ خارجی.... ہاں خارجی اس لئے ہوئے، کہ فتنوں سے بغاوت کی ہے... تم شوق سے بنو، ان فتنوں اور کفر کے اتحاد میں داخلی، ہم خارجی سہی، ہمیں خارجی ہونے پر فخر ہے۔

اوہو یار، بات دور نکل گئی، بات ہو رہی تھی تصویر کی...

بعض دفعہ انتخابات کے دنوں میں یہ ظالم مساجد کی دیواروں پر پوسٹر چسپاں کرتے ہیں، جس میں تصویریں ہوتی ہیں، حالانکہ مسجد کی دیواریں مسجد کے حکم میں ہیں، تصویر کے نیچے لکھا ہوتا ہے نصر من اللہ وفتح قریب... انا للہ وانا الیہ راجعون...

ظالمو تمہاری کس کس بات کو رویا جائے ... قدم قدم پر فتنہ.... آخر تم ان فتنوں میں نہا کر کون سا اسلام لانا چاہتے ہو؟؟؟

اب آتے ہیں تصویر کے بارے میں شریعت کی عدالت میں

حدیث: لا تدخل الملائكة بيتا فيه كلب ولا تصاوير . (أخرجه البخاري في اللباس باب التصاوير وأخرجه مسلم باب تحريم صورة الحيوان).

حدیث: أشد الناس عذابا عند الله يوم القيامة الذين يضاهئون بخلق الله ... (متفق عليه)

حدیث: ومن أظلم ممن ذهب يخلق كخلقي ... (متفق عليه)

ان احکام کا خلاصہ : ان کے گھر دفاتر جلسہ گاہیں وغیرہ رحمت کے فرشتوں سے خالی... یعنی القاعدہ، طالبان اور رحمت کے فرشتے کالعدم..

سب سے زیادہ عذاب، قیامت میں تصویر بنانے اور بنوانے والوں کو

سب سے بڑے ظالم یہ

اپنے احباب سے گذارش ہے کہ، اس پوسٹ پر جمعیت والے آپے سے باہر ہو جائیں گے، سوائے ان کے جو حق کو حق سمجھ کر سرنگوں ہو جائیں...

یہ لوگ ہمیشہ غیر متعلقہ باتوں کو چھیڑتے ہیں .... بحث کے نکات ... پرنٹ تصویر ... تصویر کو قانونی جواز دینا ... قانونی لازمی قرار دینا ... بلاضرورت سٹیکر سائز سے لیکر ہاتھی سائز تک تصویریں بنوانا .... **اللهم أرنا الحق حقا وارزقنا اتباعه وأرنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه**

فضل الرحمٰن شریعت کی عدالت میں قسط ٦

علماء کی عزت کی، سرِبازار نیلامی

گذشتہ اقساط کی فوق الحسبان پذیرائی نے جمعیت والوں کو انگاروں پر بٹھادیا ہے ...

ان کے ایک صاحب لکھتے ہیں، ہم نے دارالعلوم کراچی رابطہ کیا، لال مسجد رابطہ کر رہے ہیں، اس کے بعد امارت رابطہ کریں گے ...

اگر یہ سچ ہے، تو اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ان کی دوڑیں کہاں کہاں لگ رہی ہیں ... اور ان چند کلمات نے ان کو بسمل کی تڑپ تڑپا دیا ہے ...

اس لئے اگر وہ گالیاں دیتے ہیں تو ہمارے ساتھی گالیوں کا جواب ہر گز نہ دیں۔

اب آتے ہیں اس بات کی طرف کہ فضل الرحمٰن، علماء کی عزت کو کس طرح سر بازار نیلام کرتا رہتا ہے ...

جن حضرات نے گزشتہ قسطیں پڑھی ہیں، وہ اس کو بخوبی جان چکے ہیں۔۔۔

کسی عالم کو بخاری کی تدریس سے اٹھا کر، پیشاب کے اس تالاب میں پھینک دینا ... یہ تو ایک عام سی بات ہے ...

اس پر ایک عجیب دلچسپ قصہ سناؤں ... مفتی سردار صاحب، ٹل کے مدرسے میں شیخ الحدیث تھے، انہیں وہاں سے اٹھا کر بلکہ یوں کہئے کہ اغوا کر کے انتخابات کے تالاب میں پھینک دیا گیا، حالانکہ اس یقین کے باوجود کہ، یہ جیت نہیں سکتے ... ان کے ایک شاگرد، جو اب مولوی بن چکے ہیں، کہتے ہیں، کہ میں نے عرض کیا کہ حضرت ! جہاں آپ کو بھیجا جارہا ہے،

وہاں تو مولانا عبدالعزیز صاحب کی بڑی دھوم ہے، اور آپ نو وارد کا وہاں جیتنا قریب بمحال ہے، تو ..؟

فرمانے لگے : بڑوں کا حکم ہے ... خیر یہ بخاری چھوڑ کر وہاں گئے، وہاں کے علماء نے سمجھایا، کہ آپ کا جیتنا مشکل ہے، کچھ دیگر واقعات بھی پیش آئے،

جس کی وجہ سے یہ چھوڑ کر واپس ٹل گئے، مولانا کا فون آیا، قریب ایک گھنٹے تک سمجھاتے رہے، یہاں تک کہ غلاظت کے ڈھیر میں پھر پھینک دیا ....

علاقے میں پھر اسی سوال نے گردش شروع کر دی، کہ آخر اس کا کیا مقصد ہو سکتا ہے، جب جیتنا ممکن نہیں، تو دوسرے مولوی کے ووٹوں کو خراب کرنے کا کیا فائدہ ..؟ یہاں تک کہ مولانا نے خود اس معاملے کی، گرہ کو کھول دیا کہ، وہ وہاں سے مولانا عبدالعزیز کی سیاست کا خاتمہ کرنا چاہتے ہیں ...

مذ کورہ شاگرد نے اور بھی عجیب و غریب واقعات سنائے، جن کے لکھنے سے مضمون لمبا ہو جائیگا... خیر کچھ داناؤں نے عبد المعز حقمل کے سوالوں کے جواب میں مزید روشنی ڈالی، کہ اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں جھنگ میں مولانا اعظم طارق کے مقابلے میں جمعیت شیعوں کو ووٹ دے چکی ہے...

خیر مفتی سردار صاحب، ۱۴ ہزار ووٹوں سے ہارے، لیکن مقصد حاصل کر کے، یعنی مولانا عبد العزیز بھی ہارے، اور میدان ایک مبینہ قادیانی کے ہاتھ رہا ....

مصنوعی جلسے!

آج سے دوڈھائی سال قبل، جب میرا کسی کام سے کراچی جانا ہوا تھا، دیکھا تو مولوی شب و روز ان تھک محنت میں جڑے ہوئے ہیں، گاڑیاں، جھنڈیاں، لاوڈ سپیکر سٹیکرز، پوسٹر وال چاکنگ.. معلوم ہوا کہ کچھ دن قبل عمران خان،، کراچی میں ایک کامیاب جلسہ کر کے گیا ہے، مولانا نے اس کا جواب دینے کا اعلان کیا ہے، یہ اس کی تیاریاں ہیں، دل کو ایک جھٹکا لگا کہ مولوی نے خود کو کس حد تک گرادیا ہے، ایک کھلاڑی کے مقابلے کیلئے، کتنے مولوی دو مہینوں تک جتے رہیں گے، اور پھر کھلاڑی نے اس جلسے کیلئے دو دن کی تیاری کی تھی۔

کراچی کے جلسے سے دو دن پہلے، لاہور کے جلسے میں اعلان کیا تھا، کہ اگلا جلسہ کراچی میں ہوگا.... دل خون کے آنسو رویا، جب دیکھا کہ امت کا بے تحاشہ مال ان فضولیات پر لگ رہا ہے... خیر جلسے میں ابھی تقریباً ایک چلہ باقی تھا، میں نے ایک ساتھی کے ذمے لگایا، کہ تم نے اس جلسے میں لازمی شرکت کرنی ہے اور مجھے رپورٹ دینی ہے، جلسے کے بعد اس نے رپورٹ دی کہ کھلاڑی کا جلسہ حقیقی، جبکہ مولانا کا جلسہ مصنوعی تھا،

میں نے کہا مصنوعی جلسہ کیسے ہوتا ہے ؟

جواب دیا کہ بلوچستان بھر کے مدارس کو اٹھالایا گیا تھا، سندھ اور کراچی کے مدارس کی منت کی گئی تھی... اور یہ مصنوعی طاقت انتخابات میں ان کو کوئی فائدہ نہیں دے گی، چنانچہ انتخابات نے اس ساتھی کی رپورٹ کو سچ کر دکھایا... اس رپورٹ نے مجھے تجسّس میں ڈال دیا تھا، چنانچہ میں نے خود دو جلسوں میں جاکر دیکھا کہ واقعی مصنوعی ہوتے ہیں، جن بڑے جلسوں میں، میں نے خود شرکت کی تھی، وہاں سے ان کو ایک سیٹ بھی نہیں ملی...

اب بتاؤ اس زندہ باد، مردہ باد اور اسباق ضائع کرنے کا کیا فائدہ؟؟

تم طلبہ کو چوراہوں اور سڑکوں میں لاکر ان کے اسباق کا زیاں کر کے، ان سے وال چاکنگ کرواکر زندہ باد، مردہ باد کے نعرے لگواکر اسلام کی خوب خدمت کر رہے ہو... مسندِ حدیث سے اٹھاکر اسمبلی میں پھینک دیتے ہو، وہاں ۵ سال گزارنے کے بعد ان کی عزت خاک میں اس قدر مل چکی ہوتی ہے، کہ لوگ اس پر تھوکتے ہیں، اس کی درجنوں مثالیں موجود ہیں، یا پھر مسندِ حدیث سے اٹھاکر اس کے چہرے پر شکست کی کالک لگوادیتے ہو، اور اس کے ذریعے سے دوسرے مولوی کو گرادیتے ہو، جیساکہ مفتی سردار کی مثال سے واضح ہے۔

مولانا کہتے ہیں کہ میرے ساتھ دولاکھ علماء ہیں، دولاکھ علماء، تین چار مہینے انتھک محنت کرتے ہیں، گھر گھر بھکاری بنتے ہیں، چرسیوں تک کی منتیں کرتے ہیں کہ ووٹ دو، غیبتوں اور بہتانوں کے سمندروں میں غوطہ زنی کرتے ہیں، جیتنے کے لئے، ہر حربہ آزماتے ہیں آخر میں نتیجہ آتا ہے کہ میدان کھلاڑی کے ہاتھ رہا .... شرم تم کو مگر نہیں آتی .... دولاکھ علماء؟؟؟ تم نے راستہ ہی وہ اختیار کیا ہے جس میں یہ ہوگا اور ہوتا رہے گا...

جب تم کسی شیخ الحدیث کو، مسندِ حدیث سے اٹھا کر اس میدان میں لااتارتے ہو تو، پہلے قدم پر اس کی توہین کرتے ہو، کہ تم اور تمہارے مقابلے میں کھڑا ہونے والا فاسق برابر ہیں، بس ووٹ جس کے زیادہ وہی برحق...

تم پہلے قدم پر

قل هل يستوى الذين يعلمون والذين لايعلمون

کہو بھلا جو لوگ علم رکھتے ہیں اور جو نہیں رکھتے دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟--(الزمر-۹)

کو پاؤں تلے روند دیتے ہو...

ابھی تک طلبہ اس کے ہاتھ پاؤں چومتے تھے، اور اب ہزاروں اس کی غیبتیں کرتے ہیں، اس کا مذاق اڑاتے ہیں، اور وہ اپنے مخالفین کی غیبتوں میں مصروف...
تم نے خوب اسلام کی خدمت کی... ہزاروں لاکھوں کے اسباق ضائع کئے ... مدارس کو کو کھلا کر دیا...

عہدے فاسقوں کو دیتے ہو، بے عزتی مولویوں کیلئے رکھی ہے، کیا وہ تم نہیں جس نے درانی کو وزیراعلی بنایا؟؟؟

کیا وہ تم نہیں، جس نے سینکڑوں دفعہ، سینکڑوں جگہوں میں فساق کو علماء پر ترجیح دی...؟؟؟

کیا وہ تم نہیں جو مخالف علماء کی ہر ممکن طریقے سے کردار کشی کرتے ہو؟؟؟

کیا وہ تم نہیں جس نے شیعوں کو مولانا اعظم طارق کے خلاف ووٹ دیئے؟؟؟

کیا تمہاری دوستی و دشمنی کا معیار، پارٹی یا سیاسی اتحاد نہیں؟؟؟

اب شیخ الہند نامی کتاب میں علماء دیوبند کی عزت کو، تم نے خاک میں نہیں ملایا؟؟؟

اس پر یقین کے بعد کوئی تفسیر عثمانی، فتح الملھم ، معارف القرآن، بلکہ حضرت تھانوی کی تالیفات پر اعتماد کرے گا؟؟؟

فضل الرحمٰن شریعت کی عدالت میں قسط نمبر ۷

خود ستائی، یعنی اپنے منہ میاں مٹھو بننا

میرے پیارے دوستو ! ہم قدم بقدم آگے جارہے ہیں، ابھی تک ۶ ہی قدم آگے گئے ہیں، لیکن اللہ کے فضل و کرم سے ایک بہت بڑی بیداری آگئی ہے،۔ سوچ کے دھارے تبدیل ہوگئے، اندھی عقیدت کی پٹیاں ہٹنے لگیں، اور ہاتھ کی صفائی دکھانے والوں کا بھانڈا بیچ چوراہے پھٹا چاہتا ہے ...

بلکہ ریڑھ کی ہڈی ٹوٹنے کو ہے الحمد للہ ... مجموعے کی بڑھتی ہوئی، روزافزوں تعداد اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ تیر نشانے پر لگ رہا ہے الحمد للہ-----

آج کی قسط اس بات سے متعلق ہے کہ شریعت مطہرہ نے خود ستائی، یعنی اپنے منہ میاں مٹھو بننے سے منع کیا ہے، خود اپنی تعریف کرنے کی ممانعت ہی ارشاد باری ہے

ولا تزكوا انفسكم

تو اپنے آپ کو پاک صاف نہ جتاؤ--(النجم-۳۲)

لیکن آپ دیکھ رہے ہیں، کہ یارانِ جمہوریت، اور ان کے سربراہ، اس فن میں کس قدر ماہر ہیں، خاص طور پر انتخابات میں،

اس فرمان باری تعالیٰ کو کس طرح پاؤں تلے روندھا جاتا ہے، وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ....

ظاہر ہے جب ابتداء خلاف شریعت ہو جاتی ہے، یعنی عہدے کی طلب، حرص اور اس کیلئے، دوڑ دھوپ تو گناہوں کے تو سیلاب آجاتے ہیں ...

اس ناروا فن میں ایک سے بڑھ کر ایک ماہر ہے اور پھر بڑے تو بڑے ہوتے ہیں، آپ ان کے انٹرویو دیکھیں، اور سنیں آپکو، ہماری بات کا حق الیقین ہو جائے گا، اب تو وہ خود کو امیر المؤمنین کہلوانے کے چکر میں ہیں، اس حوالے سے سلیم صافی کے ساتھ ان کا انٹرویو آئندہ اقساط میں آیا چاہتا ہے، وہاں اس کا مکمل پوسٹ مارٹم بھی ہوگا ان شاءاللہ ...

دیکھتے رہو امیر المؤمنین بننے کے خواب، پاکستان میں ویسے بھی خواب دیکھنے پر پابندی نہیں، لیکن وکم حسرات فی بطون المقابر....

الامیر الشہید کی یاد میں

ہائے ،بہت یاد آئے ،الامیر الشہید حکیم اللہ محسود رحمہ اللہ جو فرمارہے تھے ، تیر تیار رکھنا ،اس دفعہ جمعیت کی چار تکبیریں پڑھنی ہیں ....

آج وہ تیر تو ہیں لیکن اے کاش ..... قارئین کرام بات سے بات نکلتی ہے ،الامیر الشہید کا تذکرہ آیا ، تو میں آپکو ،اپنا وہ خواب بھی سنادوں ،جو پرسوں ہی دیکھا : میں الامیر الشہید سے ایک سایہ دار درخت کے نیچے ملا ، بہت گرمجوشی سے استقبال کیا بہت خوش تھے ، مجھے خوف تھا کہ کہیں ڈرون نہ آجائے ، لیکن وہ بالکل مطمئن ، کوئی پرواہ نہیں تھی .... پھر مجھے ایک جگہ لے جانے کیلئے ،آگے ہوئے ... یارو ! میں نے تو اس کی تعبیر شہادت سے کی ہے ....

اللھم ارزقنی شہادۃ فی سبیلک ... اس مختصر سی سمع خراشی کی معافی چاہتا ہوں آتا ہوں موضوع کی طرف۔

بات چل رہی تھی ، کہ یہ حضرات اپنی تعریف کے بہت ماہر ہوتے ہیں ،اور یہ فن انہوں نے اپنے بڑوں سے سیکھا ہے ، والواقع اصدق شاہد ...

یہاں ایک بات اور ہے ،روبرو تعریف کرنا .... اس میں بھی یہ حضرات ، امام ہیں ،اپنے جلسوں میں ایک دوسرے کی وہ تعریف کرتے ہیں ، کہ متنبّی کا ریکارڈ توڑ دیتے ہیں ، حالانکہ یہ بھی شریعت کی نظر میں جرم ہے ،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ...

اذا رأیتم المداحین فاحثوا فی وجوہھم التراب ... (رواہ مسلم ، باب النھی عن المدح اذا کان فیه افراط)

اس کا مطلب ہے کہ جب تم تعریف میں مبالغہ کرنے والوں کو دیکھو ، تو ان کے چہروں میں مٹی پھینک دو ....

بعض علماء نے اس ارشاد کو حقیقت پر اور بعض نے مجاز پر محمول کیا ہے ...

فضل الرحمٰن شریعت کی عدالت میں قسط نمبر ۸

تفریق امت کا جرم

آج کی قسط میں بات کرتے ہیں تفریق امت سے متعلق

یہاں بھی بات کے کئی پہلو ہیں

ہر مسلمان جانتا ہے کہ امت میں تفریق ڈالنا سخت حرام ہے ،اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس کی شدید مذمت فرمائی ہے۔

ہم ابھی ابتدائی مراحل سے متعلق گفتگو کر رہے ،اور قسطیں آٹھ تک پہنچ گئی ہیں ... ایک تو یہ جمہوری لوگ امت کو آپس میں تقسیم در تقسیم کا شکار کر کے

اس میں نفاق کا بھیج بو کر، آئے روز مفلوج سے مفلوج تر کر رہے ہیں، دوسری اور خطرناک بات یہ کہ وہ اس تفریق کو قانونی حیثیت دے دیتے ہیں، یعنی ایک حرام کو قانونی حیثیت دے دیتے ہیں، اور تمام اہل اسلام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ، حرام کو حلال سمجھنا کفر ہے،

اور آپ جانتے ہیں کہ کسی چیز کو قانون کا درجہ دینا، اسے حلال سمجھنے کے بعد مزید اہمیت دینے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

سوال: یہ لوگ، کس طرح امت میں تفریق کو حلال بلکہ قانونی سمجھتے ہیں؟

جواب: جمہوریت میں ہر کسی کو کسی بھی نام اور مقصد سے پارٹی بنانے کی اجازت ہوتی ہے، مثلاً کوئی, سیکولر لوگوں کی قوت کو بڑھانے کیلئے پارٹی بنانا چاہتا ہے، تو جمہوری قانون اسے خوش آمدید کہتا اور شاباش دیتا ہے۔

کوئی قوم پرستی کا نعرہ لگائے، اور پارٹی بنائے، تو اجازت بلکہ تحفظ بلکہ قانونی حقوق ہیں،

کوئی شخص، کسی فرقے کے نام پر مثلاً شیعہ پارٹی، یا بریلوی پارٹی یا غیر مقلد پارٹی بنا سکتا ہے، اس کیلئے بھی قانونی حقوق ہیں وغیرہ وغیرہ

اب آپ دل پر ہاتھ رکھ کر بتائیں کہ، کیا اسلام میں، اس کی ایک لمحے کیلئے بھی اجازت ہوسکتی ہے... کیا ایک ادنی سے ادنی مسلمان بھی اس کی حرمت سے ناواقف ہو سکتا ہے؟؟؟ اب آپ پاکستان میں، بلکہ پاکستان کے کسی ایک چھوٹے سے گاؤں میں نظر دوڑا کر دیکھیں، کہ مسلمان کس ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوگئے، کس طرح تقسیم در تقسیم در تقسیم نے ان کی بھرکس نکال دیا ... گھر گھر جھگڑے... باپ بیٹے میں جدائی... بھائیوں اور رشتے داروں میں تلخیاں ناچاقیاں، لڑائیاں، قتل و قتال... مسٹر اور ملا کی تقسیم, علاقائیت اور قومیت کی تقسیم، فرقہ واریت کی تقسیم...

اور تقسیمیں کیا خود جمیعت کی تین تقسیمیں...

مدارس کے اندر ماحول کی آلودگی... استاد (س) کا ہے تو شاگرد (ف) کا۔۔ و بالعکس...

مساجد میں ماحول کی آلودگی، امام (ن) کا ہے تو مقتدی (س) اور (ف) کے....

+++ ہو رہی ہے نا، دین کی زبردست خدمت؟؟؟

امت کو اور کیا چاہئے ؟؟؟ بتاؤ مدارس میں شاگرد، استاد کا اثر کیسے لے گا....

جمہوریت کے ذریعے، اسلام لانے والے بتائیں: امت کو کتنے کفروں کے سمندروں سے گزار کر اسلام لانا چاہتے ہو؟؟؟

ابھی تو صرف 8 قسطیں ہوئی ہیں، کتنے کفر لازم آئے ہیں، آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا ؟؟؟

پی ٹی آئی کی بے حیائی کا رونا رونے والو! کیا وہ تم نہیں ہو، جس نے پی ٹی آئی بننے بنوانے کی اجازت دی؟؟؟

اگر تم کہو کہ نہیں, تو یہ جھوٹ ہے، تم اس نظام کا حصہ ہو، جس نظام نے یہ اجازت دی ہے، لہٰذا تم ہی نے اس کی اجازت دی ہے...

خود ہی اجازت دیتے ہو اور پھر خود ہی روتے ہو؟؟؟ ایں چہ بوالعجبی است...

اس گھر کو آگ لگی ہے گھر کے چراغ سے... اور تمہاری سوچ پر بھی ماتم کرنے کو دل کرتا ہے،

شیعہ عورت کی حکمرانی تمہیں قبول،

لیکن پی ٹی آئی سے حسد تمہیں بے حیائی دکھا دیتا ہے... ہم جانتے ہیں کہ وجہ بے حیائی نہیں، سیاسی حسد ہے ہاں ہاں مقدس حسد...

تم کرو تو کفر تو حسد کیا کفر بھی مقدس بن جاتا ہے,,, عمران خان اگر ابھی فحاش ہے تو ہمارے خیال میں جوانی میں زیادہ فحاش ہوگا...

فلم انڈسٹریاں، زیادہ فحاشی پھیلاتی ہوں گی، جو خیر سے تمہاری ایم ایم اے حکومت میں بھی محو سفر رہیں...

اور فوج کے زناخانوں کا تو کچھ نہ کہیں.... کیا تمہیں معلوم نہیں کہ سوات میں یوتھ فیسٹول کے نام پر کیا ہو رہا ہے ؟؟؟

جس نے دنیا کی تمام فحاشیوں کو پیچھے چھوڑ دیا.... تم میں دم خم ہے، تو آؤ میدان میں اس قوت سے اترو، جس قوت سے تم پی ٹی آئی کے خلاف اترے ہو...

بلکہ اگر فوج کی فحاشی اور زناخانے زیادہ ہوئے، تو اس حساب سے تمہاری قوت بھی زیادہ لگنی چاہئے .... دا گزدا میدان .....

ہم دیکھتے ہیں تم فحاشی کے کتنے خلاف ہو... ہمارا کسی جمہوری پارٹی سے کوئی تعلق نہیں، ہم تو اس نظام پر لعنت بھیجتے ہیں ، یہاں صرف تمہیں آئینہ دکھانا مقصود تھا....

اب آتے ہیں شریعت کی عدالت میں

★واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا

اور سب مل کر اللہ کی (ہدایت کی) رسی کو مضبوط پکڑے رہنا اور متفرق نہ ہونا۔۔(آل عمران۔۱۰۳)

★ولا تکونوا کالذین تفرقوا واختلفوا من بعد ما جآءھم البینات

اور اُن لوگوں کی طرح نہ ہونا جو متفرق ہو گئے او راحکامِ بیّن کے آنے کے بعد ایک دوسرے سے (خلاف و) اختلاف کرنے لگے۔۔(آل عمران۔۱۰۵)

★وأن هذا صراطي مستقيما فاتبعوه ولا تتبعوا السبل من دونه فتفرق بكم عن سبيله

اور یہ کہ میرا سیدھا رستہ یہی ہے تو تم اسی پر چلنا اور دورسرے رستوں پر نہ چلنا کہ (اُن پر چل کر) اللہ کے رستے سے الگ ہو جاؤ گے۔۔(الانعام۔۱۵۳)

★شرع لكم من الدين ما وصى به نوحا والذي أوحينا إليك .... أن أقيموا الدين ولا تتفرقوا فيه

اس نے تمہارے لئے دین کا وہی رستہ مقرر کیا جس (کے اختیار کرنے کا) نوح کو حکم دیا تھا اور جس کی (اے محمد ﷺ!) ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی ہے اور جس کا ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو حکم دیا تھا (وہ یہ) کہ دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا۔۔(الشوریٰ۔۱۳)

یہ تفریق امت میں صریح آیات ہیں، اس باب میں آیات واحادیث بکثرت ہیں، یہ امت یک جان ہے، ایک جسم اور ایک دیوار کی طرح ہے،

اب اس حرام کو قانونی تحفظ دینا کفر ہے، اور اس پر تمام اہل اسلام متفق ہیں،

دیکھئے شامی .. شرح الفقہ الاکبر للقاری, شرح العقیدۃ الطحاویۃ للغنیمی وللبابرتی والمسامرۃ شرح المسایرۃ، شرح العقائد للتفتازانی و عقائد الاسلام لادریس الکاندہلوی

سوال: تم بھی تو بٹے ہوئے ہو؟

اب جمہوری یہاں ایک سوال کر سکتے ہیں کہ تم بھی تو بٹے ہوئے ہو؟

جواب یہ ہے کہ جی ہاں مگر یہ ہمارا عمل ہے، نظام نہیں، تمہارا تو نظام ہی یہی ہے، دوسری بات یہ کہ ہم کسی گناہ کو قانون بنانے کا سوچ بھی نہیں سکتے، تم قدم قدم پر فتنہ ... تمہاری ہر سوچ فتنہ, ہر گفتار فتنہ, ہر قانون فتنہ ... اور ہاں حزبِ اختلاف کے ضروری ہونے کو تو میں بھول ہی گیا.... گناہ ضروری.... استغفر اللہ ... تلوار اٹھاؤ، تو اولی الامر والی آیتیں پڑھتیں ہیں، قرآن تو ویسے بھی ان کے بائیں ہاتھ کا کھلونا ہے ...

اور پھر ان ہی اولی الامر کے خلاف حزبِ اختلاف ضروری

اٹھا کر پھینک دو باہر گلی میں

نئی تہذیب کے یہ انڈے ہیں گندے،

اور حضرت تو خیر سے، قائد حزبِ اختلاف بھی رہ چکے ہیں... واہ بھئی واہ... زبردست اسلام ہے تمہارا... تمہیں مبارک ہو... جمہوری اسلام...

ہم متفرق ہیں، ہمارے دل اس پر چھلنی ہیں... اللہ کی قسم، اتنا تمام مجاہدین میں مشترک ہے، کہ ایک دوسرے کی فتوحات پر خوشی ہوتی ہے، غم ایک، خوشی ایک... شہیدوں کے دشمن کے خلاف غصہ ایک... پھر اس کے معقول اسباب بھی تو ہیں... کسی ایک مضبوط مرکز کا نہ ہونا، جس میں تسلی سے معاملات طے ہوں... مضبوط حکومتوں اور خفیہ اداروں کا مقابل ہونا.... بہرحال یہ ہمارا عمل ہے نظام نہیں، اور اس کو قانون نہیں سمجھتے ...

والفتنة أشد من القتل

اور (دین سے گمراہ کرنے کا) فساد قتل و خونریزی سے کہیں بڑھ کر ہے۔۔(البقرۃ۔۱۹۱)

فضل الرحمٰن شریعت کی عدالت میں قسط نمبر ۹

غیبتوں اور بہتانوں کی آندھیاں

اسلام بذریعہ کفر کا نعرہ لگانے والے اب

" خدا کی زمین پر خدا کا نظام "

کہتے ہوئے ہچکچاتے ہیں، اب انہیں اندازہ ہو گیا کہ قوم اس فریب اور دغا کو سمجھ چکی ہے، اور وہ مزید اسی سوراخ سے ڈسے جانے کیلئے تیار نہیں ....

اس اندازے کے ساتھ ہی انہوں نے پینترا بدلا، اور پینترا بدلنے کا تو انہیں ملکہ حاصل ہے، یہ ان کے بائیں ہاتھ کی چھنگلی انگلی کا کھیل ہے ....

ارشاد ہوا کہ اجی ! جمہوریت کو کفر تو ہم بھی مانتے ہیں، لیکن اس نظام کا حصہ ہو کر ہم شر کو کم کریں گے ....

... یعنی تقلیلِ شر بذریعہ کفر

قارئین کرام ! آپ نے گزشتہ اقساط سے اندازہ کیا ہو گا، کہ یہ دعوی کتنا کھوکھلا ہے، اس نظام میں قدم قدم پر کفر لازم آتا ہے، قدم قدم پر کبیرہ گناہوں کی آندھیاں چلتی ہیں .... آج ایسی ہی آندھیوں کا تذکرہ کرتے ہیں،

آپ بتائیں کہ جب انتخابات کا وقت قریب ہوتا ہے، تو ان دو تین مہینوں میں ایک بندہ کتنی غیبتیں کرتا ہو گا ...

میں اسی معاشرے کا فرد ہوں، کہہ سکتا ہوں کہ محتاط اندازے کے مطابق کم از کم ہزار دفعہ ... اب بتائیں .... پورے ملک میں کتنی غیبتیں ہوتی ہیں ؟؟؟ غیبتوں سے آگے کتنے، بہتان باندھے جاتے ہیں ؟؟؟

یہاں آپ کو بیدار کرتا چلوں، کہ کوئی جمہوریت پرست آپ کو کہہ سکتا ہے، کہ جی یہ تو لوگوں کا اپنا عمل ہے، جمہوریت تو انہیں اس کا حکم نہیں دیتی ....

تو جواب یہ ہے کہ شریعت میں اعتبار اس کا ہوتا ہے، کہ کیا ہو رہا ہے .... اس کا نہیں کہ کاغذوں میں کیا ہے .... غیبتوں اور تہمتوں کی یہ آندھیاں، جمہوریت کا جزء لاینفک ہیں، لازمہ ہیں ... جمہوریت میں ہو کر شیخ الحدیث بھی غیبت کرے گا، پیر صاحب بھی اپنا حصہ ڈالیں گے .... سیلاب کے سامنے کون ٹھہر سکتا ہے .... اور تو اور، وہ لوگ بھی غیبت کرتے ہیں، جنہوں نے ووٹ نہ ڈالنے کا عزم کیا ہوتا ہے .... یعنی ہمارے تبلیغی بھائی .... انتخابات کے ایام میں، وہ بھی غیبت کئے بغیر نہیں رہ سکتے ... خود بہتوں کو غیبت کرتے، بلکہ بہتان باندھتے سنا ہے ... سیلاب کے سامنے کون ٹھہرے ... ایمان کی امان پاؤں تو عرض کروں .... اگر حضرت جبریل علیہ السلام کو اس نظام کا حصہ بنا کر لا اتارا جائے، اور ان میں موجودہ تقوی و ایمان سمیت انسانی خصوصیات رکھ دی جائیں، تو وہ بھی غیبت کئے بغیر نہیں رہ سکیں گے .... ارے بھائی یہ نظام ہی کچھ ایسا ہے .... اس میں تم گلی گلی دشمنیاں بناتے ہو، گھر گھر نفرت کے بیج بوتے ہو .... مسجد مسجد کو، اس بدبو سے متعفن کر دیتے ہو، مدرسے مدرسے کو اس غلاظت کی بھینٹ چڑھاتے ہو .... شاگرد اپنے اساتذہ کی غیبتیں کرتے ہیں ...

کیوں؟؟ پارٹی ایک نہیں ہے.... تم اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر بتاؤ کیا یہ سب سچ نہیں ہے؟؟؟اس مظلوم و مجروح امت کو، اربوں غیبتوں اور بہتانوں کے پلید سمندروں میں غوطہ دے کر، اور خنزیر جمہوریت کی چمڑی کا احرام پہنا کر تم کون سے کعبے کا طواف کروانا چاہتے؟؟؟

... اللہ کی کونسی رحمت کو کھینچ لانا چاہتے ہو؟؟؟ یہ تقلیلِ شر ہے یا تکثیرِ شر،؟... تحسینِ شر... تزیینِ شر

باجماعت غیبت!

غیبت تو ویسے ہوتی ہی، باجماعت ہے انفرادی تو ہو نہیں سکتی... یہاں غیبت کی وہ گھناؤنی صورت مراد ہے، جو اس خبیث جمہوریت ہی کا ثمرہ خبیثہ ہے... ہزاروں کے مجمعے میں سٹیج پر کھڑے ہو کر، ایک سفید ریش شیخ الحدیث و مفتی ایک دوسرے مولوی کے خلاف زہر اگل رہا ہوتا ہے، اور شر بالائے شر، یہ کہ اس.... پر اس کے چیلے فلک شگاف نعرے لگاتے ہیں.... آہ! ایسا سینکڑوں دفعہ ہو چکا ہے... اور بعض دفعہ نعرہ تکبیر بھی
ظالمو! تمہارے کس کس فعل کا ماتم کیا جائے ... کس کس عمل کو رویا جائے ...

اب تو " اونٹ رے اونٹ " والی مثال بھی آپ کے کارناموں کے سامنے اپنی رعنائی کھو گئی ہے،

اور خود حضرت صاحب بھی سٹیج پر سٹیج پر کھڑے ہو کر، یہ کارنامہ سینکڑوں دفعہ انجام دے چکے ہیں...

بلکہ اس سے بھی بڑھ کر... ایک داڑھی منڈے اور ایک شراب خور کے درمیان کھڑے ہو کر، ان کے ہاتھ ہوا میں لہرا کر،

ارشاد ہوتا ہے: یہ میرے نزدیک ان مولویوں سے بہتر ہیں جو میری بات نہیں مانتے....

شرم تم کو مگر نہیں آتی... بتاؤ کہاں رہی علماء کی عزت؟؟؟ اور پھر ستم بالائے ستم یہ کہ اس پر یہ فلک شگاف نعرے کہ
قائد تیرا ہر فیصلہ.... منظور ہے منظور ہے.... خوب خدمت ہو رہی ہے دین کی... مبارک ہو.... اس پر مزید ستم یہ غیبت اور بہتان کی شناعت دلوں سے بالکل نکل جاتی ہے، اور لوگ اسے شیر مادر کی طرح حلال سمجھتے ہیں،

یالغربۃ الاسلام ویالضیاعہ بأیدی المنسوبین الی الدین...

کیا وہ وقت ابھی تک نہیں آیا کہ اس امت مرحومہ کی جان بخشی اور ایمان بخشی کر دی جائے؟؟؟

اور لاکھوں مسلمانوں کو اپنے مفادات کی بھینٹ چڑھانے کا یہ سیاہ دور ختم ہو؟؟؟

بات صرف غیبتوں اور بہتانوں پر رکتی تو... لیکن یہاں ایک اور گناہ انتہائی قبیح گناہ ہوتا ہے، وہ ہے حمیت جاہلیت میں آکر، ان غیبتوں اور بہتانوں کی اجتماعی تحسین... نعرے... اب اس کا حکم مفتیانِ کرام سے دریافت کر لیا جائے کہ گناہ کی اجتماعی تحسین کا کیا حکم ہے؟؟؟ ہم عرض کریں گے تو شکایت ہو گی... یہ اصل میں پارٹی بازی کا شاخسانہ ہے... پارٹی بازی پر ان شاء اللہ مستقل قسط آنے والی ہے....

.... اب بتائیں قارئین کرام! یہ جمہوریت کتنی ایمان لیوا بیماری ہے
جمہوریو! تمہارا ہر ہر قدم فتنہ، ہر ہر سانس فتنہ... خدارا سنبھل جاؤ، لوٹ آؤ، لوٹ آؤ اسلام کی طرف

فضل الرحمٰن شریعت کی عدالت میں قسط نمبر ۱۰

تفریقِ امت

جمہوریت کے جس سراب کے پیچھے، امت کو اسلامی نظام اور شر کو روکنے کے نام سے دوڑایا جارہاہے، اس کے شرور میں سے ایک تفریق امت ہے،

جمہوریت ہر ایرے غیرے، نتھو خیرے کو یہ اجازت دیتی ہے کہ،

وہ جس مقصد کیلئے اور جس نام سے چاہے پارٹی بنا سکتا ہے، چنانچہ ملک میں جو فساد پھیلا ہوا ہے، اس کا مشاہدہ ہر کوئی بچشم خود کر سکتا ہے....

کوئی بدمعاش اٹھتا ہے اور لسانیت کے نام پر جماعت بناتا ہے، فضل الرحمٰن کہتا ہے ٹھیک....

حالانکہ شریعت اسے تفریقِ امت گردانتی ہے، سخت حرام بتاتی ہے، اور کسی صورت اس کی اجازت نہیں دیتی.... کوئی قومیت کے نام پر پارٹی بنانا چاہتا ہے، تو فضل صاحب اسے بھی ویلکم کرتے ہیں، حالانکہ شریعت کی نظر میں اس عصبیت اور تفریق امت کی کوئی گنجائش نہیں....

اس طرح کوئی شخص سیکولرازم کے نام سے جماعت بنانا چاہے، تو بھی جمہوریت میں شامل جماعتوں کو تسلیم کئے، بغیر کوئی چارہ نہیں، کیونکہ جمہوریت کی بنیاد، اسے یہ " حق " فراہم کرتی ہے اور کسی کو جمہوریت کی بنیاد پر تیشہ زنی کی کسی صورت اجازت نہیں دی جاسکتی۔

.....

یہاں آپ یہ سوال کرسکتے ہیں کہ فضل الرحمٰن نے تو کبھی کسی سیکولر یا لسانی جماعت بنانے کو خوش آمدید نہیں کہا، توآپ نے اس کی ذمہ داری اس پر کیونکر ڈال دی؟

جواب یہ ہے کہ فضل الرحمٰن، جس نظام کا حصہ ہے، یہ پارٹی بازی اسی نظام کے لوازم میں سے ہے، لہٰذا جمہوریت میں شامل، تمام جماعتیں جمہوریت کے تمام .... گناہوں کی ذمہ دار ہیں اور خاص طور پر، وہ راہزن جنھوں نے رہبروں کا لبادہ اوڑھا ہوا ہے۔

اسلام ہر صورت اس امت کو یک جان اور متحد رکھنا چاہتا ہے، تفریق ڈالنے والوں کیلئے سخت سزائیں تجویز کرتا ہے، یہاں تک کہ قتل کی سزا بھی....

یہی وجہ ہے کہ خلیفہ کے ہوتے ہوئے، دوسرے خلیفہ کو قتل کرنے کا حکم دیا گیا ہے.... اس امت کو بھائی بھائی اور ایک دیوار کی مانند قرار دیا گیا ہے....

★واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا

اور سب مل کر اللہ کی (ہدایت کی) رسی کو مضبوط پکڑے رہنا اور متفرق نہ ہونا--(آل عمران-۱۰۳)

★ولا تکونوا کالذین تفرقوا واختلفوا من بعد ما جآءھم البینات

اور اُن لوگوں کی طرح نہ ہونا جو متفرق ہو گئے او راحکامِ بیّن کے آنے کے بعد ایک دوسرے سے (خلاف و) اختلاف کرنے لگے--(آل عمران-۱۰۵)

★وأن هذا صراطي مستقيما فاتبعوه ولا تتبعوا السبل من دونه فتفرق بكم عن سبيله

اور یہ کہ میرا سیدھا رستہ یہی ہے تو تم اسی پر چلنا اور دوسرے رستوں پر نہ چلنا کہ (اُن پر چل کر) اللہ کے رستے سے الگ ہو جاؤ گے۔۔(الانعام۔۱۵۳)

★شرع لكم من الدين ما وصى به نوحا والذي أوحينا إليك .... أن أقيموا الدين ولا تتفرقوا فيه

اس نے تمہارے لئے دین کا وہی رستہ مقرر کیا جس (کے اختیار کرنے کا) نوح کو حکم دیا تھا اور جس کی (اے محمد ﷺ!) ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی ہے اور جس کا ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو حکم دیا تھا (وہ یہ) کہ دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا۔۔(الشوریٰ۔۱۳)

★وان هذه امتكم امة واحدة وانا ربكم فاعبدون

یہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا رب ہوں تو میری ہی عبادت کیا ۔۔(الانبیاء۔۹۲)

پارٹی بازی اسلام میں حرام ہے کیونکہ اس میں دسیوں بیسیوں خرابیاں ہیں،

امت کا تقسیم ہونا.... بغض وعداوت اور قتل وقتال.... حق وناحق کی تمیز ختم ہونا، ان خرابیوں میں سے چند ہیں....

جمہوریت کی پارٹی سازی میں مزید خرابی یہ بھی ہے کہ، اس میں قماش کے لوگ اکٹھے ہو کر پارٹی بنا سکتے ہیں، کوئی بھی بدمعاش اٹھ کر اپنے جیسے بدمعاشوں کیلئے ایک پلیٹ فارم مہیا کر سکتا ہے، اپنی بدمعاشیانہ قوت کو بڑھا وادے سکتا ہے، اور اس قوت کے بل بوتے پر، تخت سلطنت تک رسائی حاصل کر سکتا ہے، حالانکہ شریعت بدمعاشوں کا ہاتھ روکتی ہے، اس کی قوت کو پاش پاش کرتی ہے، اور اسے تخت نہیں تختہ دیتی ہے....

مزید خرابی یہ کہ اس حرام کام کو " قانونی حق " قرار دیا گیا ہے.... انا للہ وانا الیہ راجعون....

مجھے بتاؤ تو سہی اور کافری کیا ہے ؟؟؟

ایک حرام کام جو کئی حرام کاموں کا مجموعہ ہے ،اسے تم " قانونی حق " قرار دو، اور رہو پھر بھی مسلمان ؟؟ ناطقہ سر بگریبان ہے کہ اسے کیا کہیے ....

شرم تم کو مگر نہیں آتی

اب یہ جو عمران خان کی فحاشی کا رونا رو رہے ہیں... کوئی ان سے کہے کیا وہ تم نہیں ہو، جس نے انہیں پارٹی بنانے کی اجازت دی ؟؟؟

کیا وہ تم نہیں ہو، جس نے اس پارٹی کے قانونی حق کو تسلیم کیا آج تم کس بات پر مگرمچھ کے آنسو بہا رہے ہو....

ارے بھئی لوگ جاگ گئے ہیں، جانتے ہیں، بات فحاشی کی نہیں، نابالغ عمران خان کی سیاسی سبقت ہے، ورنہ فحاشیاں تو مجلس عمل کی حکومت میں بھی چلتی رہیں ... اور فوج کی فحاشیاں کس سے ڈھکی چھپی ہیں، اٹھاؤ ایک توانا آواز ہم دیکھتے ہیں، تم میں کتنا دم خم ہے۔

آج اگر کوئی مسلمان ایم کیو ایم، اے این پی وغیرہ کے وجود کے خلاف اٹھے گا، تو سب سے پہلے حضرت کی آواز آئے گی

" طریقہ کار غلط "

.... مثبت طریقوں اور منفی طریقوں کی بحث چھیڑ دی جائے گی، سیاسی اور آئینی طریقوں کا درس پڑھایا جائیگا، والواقع اصدق شاہد

قارئین کرام ! اللہ کے لئے، آپ بتائیں اس نظام سے کسی بھی خیر کی توقع کی جاسکتی ہے ؟؟

اس میں قدم قدم پر کفر پنہاں نہیں؟؟؟

فضل الرحمٰن شریعت کی عدالت میں قسط نمبر ۱۱

ہڑتالیں، مظاہرے، ریلیاں

یہ قسط دوبارہ لکھی جارہی ہے کیونکہ پچھلی دفعہ گیارہویں قسط کے نشر ہونے کے پانچ دس منٹ بعد، آئی ڈی بلاک کردی گئی اور اس طرح یہ قسط ضائع ہوگئی۔۔۔

اس سے آپ اندازہ کرسکتے ہیں کہ، یار لوگوں میں بات سننے اور ہضم کرنے کا کتنا حوصلہ ہے۔۔۔

.... یہاں تک پہنچتے پہنچتے 5 دفعہ بلاک کردیا گیا ہوں .... اس سے یار لوگوں کے ظرف کا اندازہ لگانا مشکل نہیں،
اقساط گزشتہ میں یہ بات روز روشن سے بھی زیادہ عیاں ہوچکی ہے، کہ بذریعہ جمہوریت اسلام یا تقلیلِ شر کا دعویٰ طفل تسلی، خود فریبی اور امت فریبی کی بدترین مثال ہے... جو جماعت جمہوری ساخت وپرداخت رکھتی ہو، وہ کس منہ سے اسلام یا تقلیلِ شر کا دعوی کرتی ہے؟ جس کا خمیر ہی شر سے گوندا گیا ہو،

وہ شر کو کم کرے تو کیونکر؟؟؟ جو جماعت خود اپنی ساخت اور ڈھانچہ اسلام کے مطابق ڈھالنا نہیں چاہتی، اس سے خیر کی کوئی توقع کرنا خود فریبی نہیں، تو اور کیا ہے؟؟
پیچھے عرض کرچکا ہوں کہ یہ نام نہاد مذہبی جماعتیں مکمل مغربی جمہوری جماعتیں ہیں، یہ اپنے اندر بھی اسلام نہیں چاہتیں، نیچے سے لے کر اوپر تک ان کا سارا نظام مکمل جمہوری ہے، ان لوگوں نے جمہوریت کو دل وجان سے تمام غلاظتوں سمیت قبول کیا ہے.... یہ بات الحمدللہ مدلل عرض کی گئی،

جس نے بحمد اللہ سینکڑوں کے سوچ کے دھارے بدل دیئے اور یار لوگوں میں کھلبلی مچ گئی۔۔۔

جمہوریت کی غلاظتوں میں، مظاہرے، ریلیاں اور ہڑتالیں وغیرہ بھی ہیں، یہ خالص مغربی ایجاد ہے، اور یہ جماعتیں سرتاپا اس گند میں لتھڑی ہوئی ہیں۔
حضرت تھانوی رحمہ اللہ اور دیگر اکابر دیوبند ہڑتال کو نہ صرف حرام، بلکہ کئی حرام کاموں کا مجموعہ بتاتے تھے،

یہ لوگ انتخابات کے ایام میں مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کا رسالہ " ووٹ کی شرعی حیثیت " چھپواتے اور مفت تقسیم کرتے ہیں،

یہاں ان کے فتوے کو، بلکہ تمام اکابر دیوبند کے فتوے کو پاؤں تلے روند دیتے ہیں، لیکن پھر بھی ان کی اکابر پرستی میں کوئی فرق نہیں آتا....

یہ کھلا تضاد اور مفاد پرستی نہیں؟؟؟

ان شاء اللہ کسی موقعہ پر ان کی خودساختہ اکابر پرستی کا بھی پردہ چاک کردیا جائے گا....

اکابر کی نظر میں ہڑتال کئی کبیرہ گناہوں کا مجموعہ ہونے کی وجہ سے حرام ہے، جبکہ ان کے زمانے میں ہڑتال میں آج کے جدید مفاسد تھے بھی نہیں....

پھر جب ان مفاسد سمیت ہڑتال ہو .... ہڑتال جمع مظاہرہ ہو تو کیا حکم ہوگا؟؟؟
ان مظاہروں میں تشبہ بالکفار والفساق کے علاوہ ہزاروں لوگوں، طلبہ اور علماء کے قیمتی اوقات ضیاع ہوتا ہے ...

صوت الحمیر فضول نعرہ بازی ہوتی ہے ... گالیوں کی نعرے بازی ہوتی ہے اور اس پر شاباش دی جاتی ہے ...

نمازیں ضائع ہو جاتی ہیں .... راستے بند کر دیئے جاتے ہیں جس سے کئی مریض تڑپ تڑپ کر جان دے دیتے ہیں ... مسلمانوں کی املاک تباہ ہوتی ہیں .... کئی مسلمان جن کا، روز کی دیہاڑی پر ہوتا ہے، اپنے کام پر نہیں نکل پاتے، جس سے فاقے کی نوبت آجاتی ہے .... علاقے میں خوف وہراس کا ماحول لوگوں کی زندگی کو اجیرن کر دیتا ہے .... تصویروں اور بے جا تقریروں کی وجہ سے اذہان تاریکی میں ڈوب جاتے ہیں .... بے تحاشا مال فضولیات کی نذر ہو جاتا ہے ... ... لاؤڈ سپیکر پر جوشیلی تقریروں اور نعروں کی وجہ سے سینکڑوں کی نیند خراب ہو جاتی ہے .... وغیرہ وغیرہ
اب آپ ہی بتائیں ان مظاہروں پر اللہ کی کتنی لعنتیں برس رہی ہوں گی .... اور پھر جب اس گندے ماحول کو بنانے کیلئے دین کو بدنام کر دیا جائے تو ....؟؟؟
توبہ توبہ

افسوس! صد افسوس! کہ ان لوگوں کی سرکشی یہاں نہیں رکتی، بلکہ وہ ان پلید مغربی سمندروں کو مثبت طریقے آئینی طریقے اور طریقہ رسول" جہاد" کو منفی طریقہ کہنے سے بھی نہیں جھجھکتے ...انا للہ وانا الیہ راجعون ....

ان باتوں کو ٹھنڈے ماحول میں سوچا جائے، تو ہدایت کی راہیں کھل سکتی ہیں، بشرطیکہ دلوں پر مہریں اور تالے نہ ہوں .... ہزاروں مظاہرے اب تک یہ جماعتیں کروا چکی ہیں اور آئے روز مغربیت میں ترقی کی راہ پر گامزن ....

للہ آپ بتائیں اللہ کی رحمتیں روٹھیں گی یا برسیں گی؟ ... امت کو لعنتوں کے کروڑوں سمندروں سے گزار کر کہاں لے جایا جا رہا ہے؟ ....

تشبہ بالکفار اور دیگر امور کے بارے میں شریعت کا فیصلہ واضح ہے، بس پارٹی بازی کی عصبیت کو چھوڑ کر انصاف کی نظر سے دیکھا جائے، تو حق بالکل واضح ہے
...اللهم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه

فضل الرحمٰن شریعت کی عدالت میں قسط نمبر ۱۲

الحب فی اللہ والبغض فی اللہ کو ذبح کرنا

میرے محترم بھائیو! گزشتہ اقساط سے بخوبی معلوم ہو چکا کہ، لعنتِ جمہوریت ایک ایسی بلا ہے کہ ایسی ایمان لیوا بلا شیطان کوئی اور ایجاد نہ کر سکا، یہ شیطان کی ترقی کی معراج ہے، کفر میں اس سے بڑھ کر ترقی شاید شیطان کیلئے ممکن نہیں .... یہاں قدم قدم پر کفر لازم آتا ہے .... قدم قدم پر ایمان سوز، حیاء سوز فتنے ہیں ..... فتنوں کا ایک لامتناہی سلسلہ ہے .... یہاں کفر یا نفاق میں رہ کر ترقی ہو سکتی ہے .... جمہوریت' ایمان تقوی اور جہاد فی سبیل اللہ کے خلاف لایا گیا نظام ہے .... جمہوریت ام الفتن ہے .... جمہوریت میں رہ کر اسلام یا تقلیلِ شر کا دعوی کرنے والے اس دور کے سب سے بڑے فراڈیے ہیں، یا کم از کم سب سے زیادہ فریب خوردہ ہیں ..... آنکھیں بند کر کے ان کی اقتدا کرنے والے اپنے دین کے خرمن کو اپنے ہاتھوں آگ لگا رہے ہیں .... وہ اس

امت کو خلافت سے دور سے دور تر لے جا رہے ہیں، وہ آنے والی نسلوں کا راستہ روک رہے ہیں، وہ ان کو جہالت آلود مستقبل دے رہے ہیں....
جمہوریت کے فتنوں میں سے ایک فتنہ الحب فی اللہ والبغض فی اللہ کا جنازہ نکالنا ہے،

الولاء والبراء پر نشتر چلانا ہے، دوستی و دشمنی کے اسلامی معیار کو زندہ درگور کرنا ہے....

اس میدان میں بھی مغربیت، کفر اور نفاق کو اڈے دینا اور اسلام کو باہر نکالنا ہے...
تفصیل اس کی یہ ہے کہ، ہمارے دین میں دوستی و دشمنی کا ایک واضح معیار دیا گیا ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ دوستی صرف اللہ، اللہ کے رسول اور مسلمانوں سے ہو، اور دشمنی اللہ کے دشمنوں سے ہو.... بدعتیوں، سود خوروں، قاتلوں، ڈاکووں، اور کفر کے اتحادیوں سے بغض، نفرت اور عداوت ہو....

یہ مضمون دین کے متواتر احکام میں سے ہے، معلوم من الدین بالضرورۃ ہے، سینکڑوں آیات واحادیث اس پر شاہد ہیں،

یہ ان مسائل میں سے ہے، جن میں علماء کے اختلافات نہیں چل سکتے....

یہاں حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی کوئی اختلاف نہیں....

مقلد، غیر مقلد کا کوئی مسئلہ نہیں....

یہ اسلام کی دی ہوئی وہ متفق علیہ بنیاد ہے جس سے صرف وہ شخص انکار کر سکتا ہے، جس کا دین سے دور کا بھی کوئی تعلق نہ ہو....

یہ شعب الایمان میں، وہ عظیم شعبہ ہے جس کا انکار ممکن نہیں... یہ ایمان کا وہ شعبہ ہے جسے ایک مؤمن اپنی فطرت سے بھی معلوم کر سکتا ہے...

عام عقل اس کی طرف آسانی سے رہنمائی کرتی ہے، اور وہ یہ کہ مسلمان وہ ہوتا ہے، جو اللہ اور اللہ کے رسول کو سب سے زیادہ محبوب رکھتا ہے۔

اور محبت سچی ہو تو محبوب کے دشمنوں سے دشمنی بغض وعداوت لازمی ہے اور اگر محبوب اسی کا حکم دے تو... اور اگر قتل وقتال کا حکم دے تو....
اب ہم نہایت اختصار کے ساتھ اس مسئلے کی طرف اشارہ کرتے ہیں

مؤمنوں کی محبت، اللہ اور اللہ کے رسول سے

والذين آمنوا أشد حبا لله

لیکن جو ایمان والے ہیں وہ تو اللہ ہی سے سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔-(البقرة-١٦٥)

یایہا الذین آمنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یأتی اللہ بقوم یحبھم ویحبونہ

اے ایمان والو! اگر کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے گا تو اللہ ایسے لوگ پیدا کر دے گا جن کو وہ دوست رکھے اور جسے وہ دوست رکھیں۔۔(المائدۃ۔۵۴)

حدیث: لا یؤمن أحدکم حتی أکون أحب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین۔

دوستی ودشمنی کا معیار

لایتخذ المؤمنون الکافرین اولیاء من دون المؤمنین

مومنوں کوچاہئے کہ مومنوں کے سوا کافروں کو دوست نہ بنائیں۔۔(آل عمران۔۲۸)

یایہا الذین آمنوا لا تتخذوا الیہود والنصاری اولیاء

اے ایمان والو یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔۔(المائدۃ۔۵۱)

یایہا الذین آمنوا لا تتخذوا الذین اتخذوا دینکم ھزوا ولعبا من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم والکفار اولیاء

اے ایمان والو! جن لوگوں کو تم سے پہلے کتابیں دی گئی تھیں اُن کو اور کافروں کو جنھوں نے تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل بنا رکھا ہے دوست نہ بناؤ۔۔(المائدۃ۔۵۷)

یایہا الذین آمنوا الذین آمنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء

مومنو! اگر تم میری راہ میں لڑنے اور میری خوشنودی طلب کرنے کے لئے (مکہ سے) نکلے ہو تو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ ۔۔(الممتحنۃ۔۱)

ومن یتول اللہ ورسولہ والذین آمنوا فان حزب اللہ ھم الغالبون

اور جو شخص اللہ اور اس کے پیغمبر اور مومنوں سے دوستی کرے گا تو (وہ اللہ کی جماعت میں داخل ہو گا اور) اللہ کی جماعت ہی غلبہ پانے والی ہے ۔۔(المائدۃ۔۵۶)

لاتجد قوما يؤمنون باللہ واليوم الآخر يوادون من حاد اللہ ورسولہ

جو لوگ اللہ پر اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتے ہیں تم ان کو اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں سے دوستی کرتے ہوئے نہ دیکھو گے--(المجادلۃ-۲۲)

لا تتخذوا آباءکم واخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر علی الایمان

اے اہلِ ایمان! اگر تمہارے (ماں) باپ اور (بہن) بھائی ایمان کے مقابل کفر کو پسند کریں تو ان سے دوستی نہ رکھو--(التوبۃ-۲۳)

تری کثیرا منهم یتولون الذین کفروا لبئس ما قدمت لهم انفسهم أن سخط اللہ علیهم وفی العذاب هم خالدون

تم ان میں سے بہتوں کو دیکھو گے کہ کافروں سے دوستی رکھتے ہیں انہوں نے جو کچھ اپنے واسطے آگے بھیجا ہے بُرا ہے (وہ یہ) کہ اللہ ان سے ناخوش ہوا اور وہ ہمیشہ عذاب میں (مبتلا) رہیں گے--(المائدۃ-۸۰)

فلا تقعدوا معهم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ

تو جب تک وہ لوگ اور باتیں (نہ) کرنے لگیں اُن کے پاس مت بیٹھو --(النساء-۱۴۰)

اس مختصر سے مضمون میں صرف اشارہ کرنا مقصود تھا، ورنہ اس موضوع کی آیات واحادیث سینکڑوں ہیں،

اس موضوع پر شیخ الہند رحمہ اللہ کا قدرے تفصیلی مضمون بھی ہے، شائقین طلب و جستجو سے پاسکتے ہیں....

اب آتے ہیں کہ جمعیت اور حضرت اقدس دین کے اس اٹل اصول کے ساتھ کیا کھیل کھیل رہے ہیں... دنیا جانتی ہے کہ حضرت کا اپنا کوئی اصول نہیں ہے،

وہ اصولوں کی تجارت کرتے ہیں، جب چاہا کسی اصول کو خرید لیا، جب چاہا بیچ دیا... کل سپاہِ صحابہؓ کو لات ماری، اور شیعوں کے ساتھ , کیونکہ اوپر سے آرڈر آیا تھا... اور آج انہی کے ساتھ پینگیں بڑھائی جارہی ہیں، جنہیں کل لات ماری تھی، اور وہ بھی اسی سیاست کی بھینٹ چڑھ گئے ہیں، تو بھگتیں....

پرسوں مودودی اور اس کی جماعت ضال مضل اور مودودی خمینی بھائی بھائی اور کل جب چھوٹی جماعتوں کے خون چوسنے کیلئے ضرورت پڑی، تو انہی ضال مضل کو گلے لگالیا گیا، اور آج جب مفادات نہ رہے، تو لاتعلق بلکہ مخالف... آج کا یہودی ایجنٹ، کل کا دوست ہو سکتا ہے، بس حکومت ملنے کی دیر ہے...

کل کے کافرا ے این پی آج کے دوست بن سکتے ہیں، تو عمران خان کیوں نہیں....

کارکنوں کے چندوں پر، گاڑیاں بھر بھر کر شیعوں کی تعزیت کیلئے جانا... پورے پچاس رکنی وفد کا جانا....

ہائے پرسوں کے پشاور امام بارگاہ حملے پر تو، ان کے دل چھلنی ہوگئے ہوں گے ....

ساجد نقوی کو امامت کیلئے آگے کرنا، اور ان کے پیچھے نمازیں پڑھنا....

شیرانی کا ہر سال خمینی کی برسی میں جانا، جلسے میں مہمان خصوصی بننا....

بریلویوں کو بھی بوقت مفادات سینے سے لگانا.......

کبھی بینظیر کی گود، تو کبھی زرداری کی بانہیں.... نواز شریف کا سایہ، تو کبھی پرویز مشرف کا پیار....

کہاں ہیں اصول ؟؟؟

ہمیں تو سوائے مفاد پرستی کے کچھ بھی نظر نہیں آرہا.....

ہاں ولاء وبراء کو ذبح ہوتا ہوا دیکھ رہے ہیں.... حب فی اللہ و بغض فی اللہ کا جنازہ نکلتا دیکھ رہے ہیں....

دین شکنی کے پکے اصول ہیں.... دورنگی، آپ کا اٹل اصول ہے....

زرداری آپ سے خوش، پرویز مشرف آپ سے راضی, آپ امریکا و نواز شریف کیلئے واجب الاحترام، کیانی وراحیل کیلئے قابل برداشت....

یہی آپ کی سیاست ہے.... آپ کی تعزیت کیلئے امریکی سفیر و وزیر آئیں اور اظہارِ غم کریں یہی آپ کا کمال....

ظلمت بعضها فوق بعض....

اذا لم تستحی فاصنع ما شئت.....

مجاہدین سے تمہاری نفرت.... جہاد سے بیزاری.... علماء اور مسلمانوں سے بدگمانی و دورنگی....

یہ ہیں آپ کے اصول

اس مضمون میں زیادہ گنجائش نہیں ہوتی.... قارئین سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ نے کتاب لکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔

توان تمام باتوں کو تفصیل کے ساتھ عرض کیا جائے گا، ان شاء اللہ...

فضل الرحمٰن شریعت کی عدالت میں قسط نمبر ۱۳

کفری آئین کے سامنے جھکنا، جھکانا

اس بحث سے یار لوگوں کو آگ لگ جائیگی، اس لئے باقاعدہ بحث سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ، چند باتوں کو ٹھنڈے دماغ سے سوچا جائے، اگر ان باتوں کو ٹھنڈے دل کے ساتھ سوچا گیا، تو امید ہے یہ بحث گرمی پیدا نہیں کریگی، ان شاء اللہ

پہلی بات یہ کہ معصوم صرف انبیاء ہیں، انبیاء کے علاوہ کوئی بھی معصوم نہیں ...

یہ اہل سنت کا دو دو چار کی طرح واضح عقیدہ ہے .... اس عقیدے سے ہٹنا گمراہی ہے ...

دوسری بات یہ کہ جب کسی عالم باعمل سے ایک دو غلطیاں سرزد ہو جائیں، تو ان کی وجہ سے ان کو ان کے حقیقی مقام سے نہیں گرایا جائیگا، اور نہ ان کے اخلاص پر شک کیا جائیگا، بلکہ ان کیساتھ حسنِ ظن اور دعا کا معاملہ کیا جائیگا، ان کو اس غلطی پر معذور سمجھا جائیگا، اور اس غلطی میں اس کی اقتداء نہیں کیجائیگی، بلکہ اقتداء ایک اور غلطی ہوگی، اور اس غلطی کی بے جا تاویل سنگین غلطی ہوگی، جو بعض دفعہ کفر کے سرحد سے بھی ٹکرا سکتی ہے ....

ہاں اگر کسی عالم کو اس کی غلطی پر متنبہ کیا جائے اور وہ پھر بھی محض ضد و عناد کی وجہ سے اپنی غلطی پر ڈٹا رہے، تو وہ عند اللہ مجرم ہے

تیسری بات یہ کہ وہ قانون جو اسلامی اور غیر اسلامی باتوں سے مرکب ہو، وہ غیر اسلامی کہلائے گا، چاہے 99 باتیں اسلامی اور ایک غیر اسلامی ہو ....

اگر کوئی حکومت فرض کریں، ہدایۃ کو آئین بنالے اور اپنی طرف سے ایک غیر اسلامی بات شامل کرلے تو بھی یہ قانون غیر اسلامی کہلائیگا ...

اگر کوئی قرآن کریم کی 500 آیات الاحکام کو فقہاءِ اسلام کی تشریحات کی روشنی میں آئین و قانون بنالے ،

لیکن کسی ایک شق میں کوئی غیر اسلامی ترمیم کردے تو یہ آئین اسلامی نہیں ہو سکتا....

ان بنیادی باتوں کو سمجھنے کے بعد آتے ہیں اصل بحث کی طرف...

ہمارا دعوی ہے کہ پاکستان کا موجودہ آئین غیر اسلامی ہے۔

جو حضرات اس کے اسلامی ہونے کا راگ الاپ رہے ہیں، ان سے مؤدبانہ عرض ہے کہ، کیا وجہ ہے کہ اس مسئلے میں مذہبی و سیکولر، تمام جماعتیں یک زبان ہو جاتی ہیں، سب آئین کے تقدس کا درس دینا شروع کردیتے ہیں ... سب آئین آئین کی تسبیح شروع کردیتے ہیں ... اگر یہ آئین اسلامی ہے تو بینظیر, زرداری, نواز شریف, مشرف, کیانی, راحیل بلاول اور الطاف بھیڑیے کیلئے یہ اتنا عزیز کیوں ہے، یہ سب اس کے اتنے دلدادہ کیوں ہیں ؟؟؟ ...

آئین کی تسبیح توان کی بھی روزمرہ کی زندگی کے وظائف میں سے ہے۔۔۔۔ اگر یہ سب اسلام چاہتے ہیں تو،آپ کا ان سے اختلاف کیا ہے؟؟؟

اگر حق کے یہ طالب، اسلام چاہتے ہیں، تو اسلام آج تک اپنی منزل نفاذ سے ناآشنا کیوں ہے، حالانکہ ان کا تو اقتدار بھی رہا ہے۔۔۔۔

آخر یہ عقیدہ کیا ہے، جو کھل نہیں رہا۔۔۔۔

ان طالبینِ حق کی کسی بھی طرح کی مخالفت، ان نام نہاد مذہبی جماعتوں کیلئے کیونکر جائز ہو سکتی ہے۔۔۔۔

کمال تو یہ ہے کہ پاکستان کی تمام جماعتیں اور فوج آئین، یعنی اسلام کے طلبگار ہیں، لیکن پھر بھی باہم دست و گریبان۔۔۔۔

یہ سب آپس میں پیر بھائی کیسے ہوگئے؟؟؟ کس نے ان کو یہ وظیفہ دیا ہے، بڑا مضبوط اور باکمال پیر ہے، جو بھی ہے ان کو آئین پر متفق بھی رکھتا ہے، اور باہم دست و گریبان بھی۔۔۔۔

آخر وہ کیا جادو ہے کہ، جب بھی آئین پر کوئی آنچ آتی ہے، تو مادر پدر آزاد مغربی میڈیا اس کی حفاظت کیلئے بے خطر میدان میں کود پڑتا ہے۔۔۔ ؟؟؟ لفافہ صحافت، اس کی اسلامیت پر مضامین لکھتی اور لکھواتی ہے۔۔۔۔ اینکر پرسن دانش فروشوں کو بلا بلا کر قوم کو یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ، یہ آئین اسلامی ہے دل و جان سے اس کی قدر کرو، اس کی تعظیم کرو، اس پر ایمان لاؤ۔۔۔۔

آخر یہ ماجرا کیا ہے؟؟؟ ۔۔۔۔۔

پاکستان میں ہر کوئی اسلام بھی چاہ رہا ہے، اور مذہبی ٹھیکیداروں سے نفرت و بیزاری بھی روز افزوں ترقی پر۔۔۔۔

کوئی مذہبی سیاسی گرو، اس گرہ کو کھولیں تو کھلے۔۔۔۔ اپنی تو ہو گئی عقل اس قضیے میں گم۔۔۔
یہ مذاکرات کی تان کہاں پر اور کیوں ٹوٹتی ہے؟؟؟

اگر آئین اور اسلام ایک ہیں تو کیا چودہ کروڑ آبادی میں کوئی ایک بھی ایسا نہ تھا، جو طالبان اور حکومت کو سمجھاتا کہ تم دونوں ایک ہی چیز کے طلبگار ہو، بس انگور اور عنب کا فرق ہے؟؟؟ نہیں بھائی۔۔۔ آخر دال میں کچھ کالا ضرور ہے۔۔۔۔
یہ باتیں ان حضرات کیلئے بیان کی گئیں ہیں، جو اس آئین کے بارے میں سادہ انداز اور مختصر وقت میں سمجھنا چاہتے ہیں ۔۔۔۔۔
یہ ایک ایسا اسلامی آئین ہے، جو کسی عورت کو صدر و وزیر اعظم بننے سے نہیں روک رہا۔۔۔۔۔

چنانچہ حضرت صاحب کی پارلیمنٹ موجودگی میں، بینظیر کی صحبت پر فیض سے حضرت محظوظ ہو چکے ہیں۔۔۔۔ دیگر بڑے عہدوں سے بھی، یہ آئین عورتوں کو نہیں روکتا، چنانچہ حضرت ، فہمیدہ مرزا، حنا ربانی کھر، تسنیمہ نسرین وغیرہ کے زیر سایہ اور معیت میں کام کے تجربے سے بہرہ ور ہو چکے ہیں ۔۔۔۔
یہ ایک ایسا آئین ہے جو دو تہائی اکثریت کو لامحدود ترامیم کی اجازت دیتا ہے۔۔۔

اب آئی سمجھ شریف میں،

زرداری وکیانی کی حمایت، گنجے اور راحیل کی حمایت, دانش فروشوں اور میڈیا کی حمایت, بلاول والطاف کی حمایت....

ان کو اپنے مفادات کا تحفظ نظر آرہا ہے تو حمایت کررہے ہیں، اپنی خواہشات یہیں سے پورے ہوتے نظر آرہے ہیں، تو آئین کے گن گارہے ہیں....

بتاؤ اکیسویں ترمیم نے تلوار چلائی تو کہاں اور کس پر؟؟؟ 21ویں ترمیم کہاں سے نکلی؟؟؟ اسی آئین کے پیٹ سے جس کا تم صبح شام، تین سو، تین سو دفعہ وظیفہ پڑھتے ہو.... وہ جب چاہیں گے اپنی خواہشات و مقاصد کے ترامیم لائیں گے اور تم قوم کو امن کی لوریاں دے دے کر سلاتے رہو گے....

او مذہبی سیاسی بزر جمہورو، او ظالمو! تم نے اس امت کو کس بے دردی سے مارا ہے، اس ملت کا کیا شیرازہ بکھیرا ہے.... یہ دل ہیں یا پتھر؟؟؟

اب تک تو چنگیز کا دل بھی پھٹ چکا ہوتا لیکن تم.....

خدارا! اس امت پر رحم کرو، تم نے ہزاروں ماؤں بہنوں کو دکھ دیا، داغ دیا خدارا! بس کرو، رحم کرو....
یہی اسلامی آئین صدر کو ہر سزا کے معاف کرنے کا اختیار دیتا ہے، وہ اختیار جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی حاصل نہیں تھا....

واہ! کیا اسلامی آئین ہے، باپ بیٹا یا بھائی تمہارا قتل ہو اور معاف کرے صدر صاحب!.....اور پھر قاتل تمہارے سامنے دندناتا پھرے اور تم دانت پیستے اور خود کو زندگی بھر گالیاں دیتے رہ جاؤ.... ہے نا کمال کی بات..... پاکستان میں اسلام نرالا ہے! .... ہے بھی اور مانگا بھی جارہا ہے..... کوئی بھی کام کرنے سے اسلام پر اثر نہیں پڑتا، کوئی خراش بھی نہیں آتی.... جمہوریت کو اسلامی کہہ دو یا کفر کا ساتھ دو.... پارلیمنٹ کو قانون سازی کا اختیار دو یا شریعت کا نعرہ لگانے والوں پر بموں کی برسات کردو، تمہارے ایمان کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاسکتی، لایضر مع الایمان شئ....

تم نے لاالہ الااللہ پڑھ لیا ہے نا.... بس اب بے فکر رہو تم آزاد ہو جو چاہو کرو....

ہم نے ایسے مفتی پال رکھیں ہیں، جو آپ کو ہر وقت ایمان کی پکی سند دیتے رہیں گے.....
یہی آئین، صدر، وزیراعظم، وزراءِ اعلی اور گورنروں کو استثناء بھی دیتا ہے، سبحان اللہ اب بھی کسی کو شک ہو تو، ہم سوائے صحت کے اور کیا کرسکتے ہیں، یہاں آئین پر مکمل بحث مقصود نہیں، اس بحث کو بس یہیں پر سمیٹ دیتے ہیں،

آئین کے بارے میں مزید جاننے کیلئے، شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کی کتاب "الصبح والقندیل" یا اس کا اردو ترجمہ "سپیدہ سحر اور ٹمٹماتا ستارہ" ملاحظہ فرمائیں۔۔۔
نوٹ: آج تک اس کتاب کا جواب کسی پاکستانی مولوی سے نہ بن سکا....
اب آتے ہیں حضرت اقدس کی طرف.... حضرت بھی اپنی جماعت کو آئین کے تقدّس کا بلکہ اس پر ایمان لانے کا درس دیتے رہتے ہیں، یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں، متواتر ہے.... ہاں کوئی کہہ سکتا ہے کہ حضرت کا ایمان تو نہیں ہے آئین پر.... یہ تم زیادتی کررہے ہو... تو جواب یہ ہے کہ حضرت بار بار فرما چکے ہیں کہ آئین سے سرتابی کی سزا، قتل ہے.... لو بھائی، آئین سے سرتابی حضرت کے نزدیک ارتداد ہے، جس کی سزا قتل ہے، آپ آئین کی جگہ اسلام لگائیں، اور اس جملے کو پڑھیں آپ کو معلوم ہو جائیگا، کہ حضرت کا اس پر ایمان ہے کہ نہیں.... حضرت یہ بھی بار فرما چکے ہیں، آئین نہ ماننے والوں سے کوئی

مذاکرات نہیں اور اس قسم کے دیگر جملے....

مجاہدین کو اغواء اور ظلم کا طعنہ دینے والو! تم اس امت کے ایمان سے کب تک کھیلتے رہو گے؟؟؟ لاکھوں کروڑوں لوگوں کی آنکھوں پر پٹیاں کب تک باندھے رہو گے، تمہاری آئینی ترامیم سے ہزروں لاکھوں کا خون ہو جاتا ہے، ہزاروں نوجوان بہنیں بیوہ ہو جاتی ہیں، لاکھوں بچے یتیم ہو کر در در کی ٹھوکریں کھاتے ہیں ہزاروں بوڑھی مائیں، آہیں اور سسکیاں بھر بھر اپنے بچوں کو دیکھنے کا ارمان لئے قبروں میں چلی جاتی ہیں، اور تم اوپر سے اسلامیت کا لیبل لگا لیتے ہو...؟؟؟ چنگیز ہلاکو اور ہٹلر کو رہ رہ کر افسوس آ رہا ہو گا، کہ کاش ہمیں بھی اس مہذب ظلم کا طریقہ آتا، تو یوں قتل سے بدنام نہ ہوتے.....

حجاج بھی کف افسوس مل رہا ہو گا، کہ ہائے قتل تو یوں بھی کیا جا سکتا تھا، خواہ مخواہ خود کو بدنام کر دیا.....طالبان بھی ذرا گنوار ہیں، مہذب قتل کا طریقہ نہیں جانتے، بلاسٹ کی دور دور تک آواز آتی ہے، خوف وہراس کی فضاء بنتی ہے، میڈیا لپکا لپکا آتا ہے، خوف میں اضافہ کر دیتا ہے....

پارلیمنٹ میں بیٹھتے مہذب طریقے سے ہزاروں کا خون کرتے، نہ کوئی چیختا، نہ چلاتا، نہ خوف کی فضاء ہوتی....

لوگ ہاتھ پاؤں چومتے، دین کا ٹھیکہ بھی ان کے پاس ہوتا، کوئی زیرک ہوتا، تو وہ صرف اتنا کہہ سکتا

دامن پر کوئی چھینٹ، نہ خنجر پہ کوئی داغ

تم قتل کرو ہو کہ، کرامات کرو ہو

تم نہ صرف اس غیر اسلامی آئین کے سامنے جھکے، بلکہ پوری قوم کو بھی جھکا دیا....

ولیحملن اثقالھم واثقالا مع اثقالھم --

اور یہ اپنے بوجھ بھی اٹھائینگے اور اپنے بوجھوں کےساتھ اور (لوگوں کے) بوجھ بھی --(العنکبوت-۱۳)

زمین کو فساد سے بھر دیا.... قاتلوں چوروں ڈاکوؤں لٹیروں کے تم یار بن گئے اور طعنے دوسروں کو ؟؟؟

تجھ کو دوسروں کی آنکھوں کا تنکا تو نظر آتا ہے

دیکھ ظالم اپنی آنکھ کا ذرا شہتیر بھی

آپ خود ہی اپنی اداؤں ذرا غور کریں

ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی

فضل الرحمٰن شریعت کی عدالت میں قسط نمبر ۱۴

تخریبِ مدارس، تضییعِ علم

اس بات پر ہر صاحب دل, دل آزردہ ہے کہ فضل الرحمٰن نے مدارس کی روحانیت کو ملیامیٹ کر دیا، علم کا جنازہ نکال دیا۔۔۔۔
ایک منظم سازش و منصوبے کے تحت

''جھوٹ اتنا بولو کہ سچ کا گمان ہونے لگے''

اور

''چور مچائے شور''

کے اصول کے مطابق مدارس و مساجد کی روحانیت کو ذبح کیا گیا، اور یہ کام بڑی چابک دستی کے ساتھ کیا گیا۔۔۔

اس حساس کام کیلئے شکاری نہیں، بلکہ شکار کے لباس میں ہونا ضروری تھا، چنانچہ یہ طریقہ بھی بروئے کار لایا گیا، اور یوں راہزن خود کو راہبر باور کرانے میں کامیاب ہوگئے۔۔۔۔ بلکہ اہل مدارس ابھی تک خراٹے بھر بھر کر سو رہے ہیں، بلکہ راہزنوں سے راہبری کی امید لگائے بیٹھے ہیں،
میر کیا سادے ہیں، بیمار ہوئے جس کے سبب
اسی عطار کے لڑکے سے دوا لیتے ہیں
اس زہریلے سانپ نے مدارس کو خاص طور پر ہدف بنا کر چاروں طرف سے حملہ کر دیا، مدارس کی روحانیت کو تباہ کر دیا, مدارس میں نفرت کے کانٹے بوئے طلبہ کیلئے اساتذہ سے استفادے کے راستے مسدود کر دیئے۔
کیا آپ کو نہیں معلوم کہ (ف)، (س) اور (نظریاتی) کی تقسیم نے اساتذہ طلبہ اور اہل مدارس کے درمیان سلام کلام کے تعلق تک کو ختم کر دیا؟؟؟

واللہ اس قسم کے واقعات تو مجھے معلوم ہیں، حالانکہ میں اس میدان کا آدمی نہیں۔۔۔۔ کیا آپ کو نہیں معلوم کہ طلبہ اساتذہ کی غیبتیں کرتے ہیں، کہ دونوں کی پارٹیاں الگ ہیں؟؟؟ تمہیں اللہ کا واسطہ، سچ سچ بتاؤ، کیا عام طور پر آج کل طلبہ، پارٹی لیڈر کو اساتذہ پر ترجیح نہیں دیتے؟؟؟ یہ چیز تو اجلی البدیہیات میں سے ہے۔۔۔۔ طلبہ پہلے سے ایک مخصوص پارٹی کا ذہن جو لیکر آتے ہیں، وہ اساتذہ کے نصائح سے نہیں دھلتا۔۔۔ بلکہ اگر کوئی استاد پارٹی بازی سے منع کرتا ہے، تو اس کی توہین کی جاتی ہے۔۔۔۔ نفرت کا اظہار کیا جاتا ہے، قطع تعلق کیا جاتا ہے۔۔۔ اور تو اور اپنے اساتذہِ حدیث تک کا خیال نہیں کرتے، بتاؤ علم کا نور کہاں سے آئے گا، برکت کہاں سے حاصل ہوگی؟؟؟ ایک وقت تھا، جب مدارس میں یہ بحث ہوتی تھی کہ کہ اساتذہ کا حق زیادہ ہے یا والدین کا اور ایک آج کا وقت ہے کہ پارٹی لیڈر کو اساتذہ پر ترجیح دیتے ہیں۔۔۔۔

وائے رے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا

کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

یہ تو ہوئی نورانیت اور روحانیت کی بات

اب آتے ہیں ظاہری استعداد کی طرف....

وقتاً فوقتاً جلسے جلوسوں کی تیاریاں, جھنڈوں جھنڈیوں، پوسٹروں سٹیکروں کا تیار کرنا کروانا, پوسٹروں کو جابجا اور بجابیجا دیواروں پر چسپاں کرنے کیلئے اسباق کا ناغہ کرنا.... سڑکوں پر زندہ باد، مردہ باد کے نعروں میں علم کی توہین اور قیمتی اوقات کا ضیاع..... درس گاہوں کے اندر (س) اور (ف) کے جھگڑے, (ف) اور (نظریاتی) کے جھگڑے, سیاسی واقعات و حالات پر تبصرے.... کنٹینوں میں اوقاتِ درس میں اخبار بینی....

دل پر ہاتھ رکھ کر بتانا، کیا یہ سب کچھ سچ نہیں ؟؟؟

یہ تو سچ کا تھوڑا سا حصہ ہے, سچ تو اس سے کہیں زیادہ ہے.....

اب بتاؤ مدارس کی ظاہری و باطنی تخریب میں ان سیاسی لٹیروں کا کتنا ہاتھ ہے ؟؟؟

کر رہے ہیں تخریبِ مدارس اور نعرہ لگا رہے ہیں مدارس کی حفاظت کا....

ان کے ووٹ کے مراکز یہی مدارس ہیں، انہی مدارس کا ان پر احسان ہے، لیکن یہ مدارس پر احسان جتلا رہے ہیں، کہ ہم نہ ہوں گے، تو تم نہ ہوگے،

حالانکہ بات الٹ ہے....

مدارس پر بمباریاں, چھاپے, مدارس کے اندر سے گرفتاریاں, مدارس کو خوفزدہ کرنے کی کوششیں، چندوں کو محدود کرنے کی کوششیں، علماء کی شہادتیں، سب کچھ ہوا اور ہو رہا ہے، لیکن حضرت اس کے جواب میں، پھر مدارس کے اوقات کا خون کر کے، ان کے جذبات کو سڑکوں پر زندہ باد، مردہ باد کے نعروں میں ٹھنڈا کر کے، شام کو قاتلوں کی گود میں جا بیٹھتے ہیں، اور اگلے دن قاتلوں کی اجازت اور صلاح و مشورے سے، اسمبلی میں کڑک دار بیان کر کے قوم کو کامیابی سے سلا دیتے ہیں، اور اگلے کسی ڈرامے کیلئے تیاری شروع کر دیتے ہیں....

ارے بھائی ! اگر مدارس کا مقصود صرف اپنی حفاظت ہی ہے، تو اس کا بہت آسان نسخہ پیش خدمت ہے، وہ یہ کہ الطاف بھائی کی بیعت کر لیں، ظاہری اسباب کی حد تک کہہ سکتا ہوں، قسم خدا کی مدارس محفوظ ہو جائیں گے.... پھر دیکھتے ہیں کوئی مفتی نظام الدین, شہید ہوتا ہے یا نہیں ؟؟؟ کسی سعید احمد جلالپوری کو گولیوں سے بھونا جاسکتا ہے یا نہیں ؟؟؟ الطاف بھائی، حجاج کی طرح دوسروں کیلئے جتنے سفاک ہیں، اتنا وہ اپنوں کیلئے مہربان بھی تو ہیں...آپ کو دوسروں کے خون سے پہلے بھی کوئی لینا دینا نہیں تھا، اب بھی نہیں ہوگا، بس آپ کی حفاظت بہتر طریقے سے ہو جائیگی....آئندہ کوئی لال مسجد کا واقعہ رونما نہیں ہو سکے گا، کسی امین اور کنزئی پر بمباری کا سوچا بھی نہیں جاسکے گا.... اگر آپ کو اس مشورے میں خرابی نظر آرہی ہے، تو تھوڑا سا سوچیں کہ، کیا لال مسجد کے

قاتل نائن زیرو کے بارے میں آپریشن سائلنس کا سوچ بھی سکتے ہیں؟؟؟ فاروق ستار یا عشرت العباد کے ساتھ ،مفتی نظام الدین شامزئی یا مولانا یوسف لدھیانوی والے معاملے کا سوچا بھی جاسکتا ہے ؟؟؟

خیر بات ہو رہی تھی کہ ، مدارس کو ظاہراً وباطناً حضرت نے تباہ کردیا.... مدارس کے پاکیزہ ماحول کو آلودہ کردیا...... طلبہ واساتذہ کے اخلاق بگاڑدیئے.... طلبہ کے کروڑوں گھنٹوں کو سڑکوں میں ضائع کیا.... طلبہ کو قرآن وحدیث اور اساتذہ کی محبت وادب سے دور کردیا گیا.... مدارس کے پرسکون فضاؤں میں، بغض وعداوت کی خاردار جھاڑیاں بودی گئیں.... جمہوریت کی بیماری میں مبتلا کرکے، طلبہ کے اربوں گھنٹوں کو اخبار بینی کی صحبت طالح کی بھینٹ چڑھادیا گیا

یوں علم دشمنی کی ایک ایسی کامیاب تحریک چلائی گئی کہ خفیہ تحریکوں میں اس کی نظیر ملنی مشکل ہے۔

فضل الرحمٰن شریعت کی عدالت میں قسط نمبر ۱۵

فاسقوں،نادانوں اور گمـراہ کنندگان کالیڈر

ہو سکتا ہے کہ کسی کو عنوان پر تعجب ہو، لیکن درخواست ہے کہ آخر تک پڑھیں ان شاء اللہ بات سمجھ میں آجائے گی۔

پیشابِ جمہوریت کے جس تالاب میں ہماری اس قوم کو ہاتھ پاؤں باندھ کر پھینک دیا گیا ہے، اس کی بنیاد میں یہ شامل ہے کہ

جو زیادہ، وہی برحق، وہی حکمران، وہی قانون ساز (خدا)

اس میں اکثریت کو خدائی کا درجہ دیا گیا ہے

گویا

حضرات نوح، ابراہیم، ہود، صالح، شعیب، لوط اور دیگر انبیاء علیہم السلام ناحق تھے،

کیونکہ تھوڑے تھے اور ان کے مخالفین نمرود فرعون وغیرہ حق پر تھے کیونکہ زیادہ تھے،

آج مسلمان غلط ہیں، کیونکہ قلیل ہیں، عیسائی صحیح ہیں، کیونکہ کثیر ہیں

سکولوں اور کالج کا طبقہ حق اور مدارس وخانقاہوں کا طبقہ باطل....

مالکم کیف تحکمون

تم کیسے لوگ ہو کس طرح کا فیصلہ کرتے ہو؟ --(الصافات-۱۵۴،،،القلم-۳۶)

افلا یتدبرون القرآن ام علی قلوب اقفالھا

بھلا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے یا (ان کے) دلوں پر قفل لگ رہے ہیں ۔۔(محمد۔۲۴)

عقل بھی یہی کہتی ہے کہ اکثریت کو حق سمجھنا غلط ہے، کیونکہ اکثریت بیوقوفوں کی ہوتی ہے۔
اب بات کو سمیٹتے ہوئے، قرآن کی طرف آتے ہیں، کہ قرآن کا اکثریت کے بارے میں کیا فیصلہ ہے،

★ پیغمبر بھی اگر اکثریت کی اطاعت کرنے لگیں، تو اکثریت ان کو گمراہ کردے گی....

اکثریت علم نہیں، ظن کا اتباع کرتی ہے، اٹکل پچو سے کام چلاتی ہے
اب پیغمبر بھی اکثریت کے اتباع کی صورت میں حق پر قائم نہیں رہ سکتے تو زید، عمرو، بکر کی کیا حیثیت ہے اس موضوع پر مستقل ایک کتاب لکھی جاسکتی ہے کہ اکثریت نے ان لوگوں کو کیسے گمراہ کردیا لیکن یہاں اس موضوع کو سمیٹ دیتے ہیں،
اب لیجئے، آیت

وان تطع اکثر من فی الارض یضلوک عن سبیل اللہ ان یتبعون الا الظن وان ھم الا یخرصون

اور اکثر لوگ جو زمین پر آباد ہیں (گمراہ ہیں) اگر تم اُن کا کہا مان لو گے تو وہ تمہیں اللہ کا رستہ بھلا دیں گے یہ محض خیال کے پیچھے چلتے اور محض اٹکل کے تیر چلاتے ہیں ۔۔(الانعام ۱۱۶)

★اکثریت ناشکروں کی ہوگی

ولا تجد اکثرھم شاکرین

اور تو ان میں اکثر کو شکر گزار نہیں پائے گا۔۔(الاعراف ۱۷)

فأبی اکثر الناس إلا کفورا

مگر بہت سے لوگوں نے انکار کے سوا قبول نہ کیا۔۔(الاسراء ۸۹ ..... الفرقان ۵۰)

وقلیل من عبادي الشکور --(سباء ۱۳)

اور میرے بندوں میں شکرگزار تھوڑے ہیں --(سباء ۱۳)

★اکثریت گمراہوں، بے ایمانوں، بے وقوفوں کی ہو گی

وما اکثر الناس ولو حرصت بمؤمنین

اور بہت سے آدمی گو تم (کتنی ہی) خواہش کرو ایمان لانے والے نہیں ہیں--(یوسف ۱۰۳)

ولقد ضل قبلھم اکثر الاولین

اور ان سے پیشتر بہت سے لوگ بھی گمراہ ہو گئے تھے--(الصافات ۷۱)

وما وجدنا لاکثرھم من عھد وان وجدنا اکثرھم لفاسقین

اور ہم نے اُن میں سے اکثروں میں (عہد کا نباہ) نہیں دیکھا اور اُن میں اکثروں کو (دیکھا تو) بدکار ہی دیکھا --(الاعراف-۱۰۲)

وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون

اور یہ اکثر اللہ پر ایمان نہیں رکھتے مگر (اس کےساتھ) شرک کرتے ہیں--(یوسف-۱۰۶)

بل اکثرھم لایعلمون الحق فھم معرضون

بلکہ (بات یہ ہے کہ) ان میں اکثر حق بات کو نہیں جانتے اور اس لئے اُس سے منہ پھیر لیتے ہیں--(الانبیاء-۲۴)

ام تحسب ان اکثرھم یسمعون او یعقلون

یا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ان میں اکثر سنتے یا سمجھتے ہیں؟--(الفرقان-۴۴)

لقد حق القول علی اکثرھم فھم لایؤمنون

ان میں سے اکثر پر (اللہ کی) بات پوری ہو چکی ہے سو وہ ایمان نہیں لائیں گے--(یس-۷)

فاعرض اکثرھم فھم لایسمعون

لیکن ان میں سے اکثروں نے منہ پھیر لیا اور وہ سنتے ہی نہیں--(فصلت-۴)

بل أكثرهم لا يؤمنون

حقیقت یہ ہے کہ ان میں اکثر بے ایمان ہیں--(البقرۃ-۱۰۰)

ولكن أكثر الناس لا يشكرون

لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے--(البقرۃ-۲۴۳)

منهم المؤمنون وأكثرهم الفاسقون

اُن میں ایمان لانے والے بھی ہیں (لیکن تھوڑے) اور اکثر نافرمان ہیں--(آل عمران-۱۱۰)

وأن أكثركم فاسقون

اور تم میں اکثر بد کردار ہیں--(المائدۃ-۵۹)

وأكثرهم لا يعقلون

اور یہ اکثر عقل نہیں رکھتے--(المائدۃ-۱۰۳)

قل إن الله قادر علي أن ينزل آية ولكن أكثرهم لا يعلمون

کہدو کہ اللہ نشانی اتارنے پر قادر ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے--(الانعام-۳۷)

ولكن أكثرهم يجهلون

بات یہ ہے کہ یہ اکثر نادان ہیں--(الانعام-۱۱۱)

ولكن أكثرهم لايعلمون

لیکن اُن میں اکثر لوگ نہیں جانتے --(الانفال-۳۴)

اسی قدر پر کفایت کرتے ہیں، اگرچہ آیات اس سلسلے میں بہت ہیں،

دیکھا آپ نے ؟؟

قرآن کس قدر وضاحت کے ساتھ، اکثریت کی گمراہی بے ایمانی شرک اور فسق کو بار بار کھول کھول کر بیان کر رہا ہے

دوسری طرف آپ اصحاب جبہ ودستار، ان راہزنوں کو بھی دیکھیں، جو اس نظام کے ذریعے سے اسلام لانے، یا شر کو کم کرنے، یا اسلام کی حفاظت کے پر فریب نعرے لگا رہے ہیں۔

ان کے نعروں کا حاصل کیا ہوا؟؟؟

ہم گمراہوں، بیوقوفوں، جاہلوں، غداروں کے لیڈر بن کر اسلامی نظام لائیں گے،

یا

ہم بیوقوفوں، غداروں، خائنوں، ناشکروں کو لے کر شر کو کم کریں گے،

آیا کچھ سمجھ شریف میں ؟؟؟

کیا یہ ممکن ہے ؟؟؟

مزید خلاصہ نکالیں تو ان کے نعرے درج ذیل ہیں

اسلام بذریعہ جمہوریت

یا تقلیلِ شر بذریعہ کفر

یا

حفظِ اسلام بذریعہ کفر

اب بولو

کچھ شک باقی رہ گیا، ان کی گمراہی میں

اب اس بات کی طرف آتے ہیں کہ جب اکثریت کا حصول ہی، ان کا مطمح نظر، اور مجبوری بن گیا ہے، تو یہ اس کیلئے، جبہ ودستار کی کس کس طرح تذلیل کرتے ہیں توہین کرتے ہیں، کس طرح سفید ریش، شیوخ الحدیثوں کو مدرسوں سے نکال نکال کر، ان سے مخالفین کے خلاف تقریریں کرواتے ہیں،

گھر گھر بھکاری بنا کر گھماتے ہیں، ان کے ذریعے ووٹ مانگتے ہیں، اور آخر میں ایک کھلاڑی سے ہار جاتے ہیں.... ایک ایک چرسی، نشئی کی منتیں کی جاتی ہیں، تاکہ اکثریت حاصل ہو

سوائے اس کے کیا کہہ سکتے ہیں،

شرم تم کو مگر نہیں آتی،

حضرت اقدس کا کمال دیکھیں، بینظیر جب پہلی دفعہ وزیراعظم بنی، تو حضرت نے اسمبلی میں اٹھ کر فرمایا، کہ اگرچہ اسلام عورت کی حکمرانی کی اجازت نہیں دیتا لیکن ہم اکثریت کی رائے کا احترام کرتے ہیں،

لو بھئی باقی کیا بچا ؟؟؟

ان کا دفاع کرنے والے کیا تھوڑا سا بھی نہیں سوچتے ؟؟؟

اس نے تو اکثریت کو خدا کا درجہ دے دیا،

گویا

ولن تجد لرأی الاکثرین تبدیلا

اور

الاکثرون یحکمون لامعقب لحکمھم

پتا نہیں ان کی گمراہیوں کی کوئی حد بھی ہے ؟؟؟

ان کے چیلے اسلام کو پس پشت ڈال کر اس کے ہر فعل کی توجیہات کرتے رہتے ہیں...... خدا کا کوئی خوف دلوں میں نہیں ؟؟؟

اب تو ان کا دماغ، اسی جمہوریت اور اکثریت پرستی کی وجہ سے دینی مسائل میں بھی الٹا چلتا ہے۔

فضل الرحمٰن شریعت کی عدالت میں قسط نمبر ۱۶

جہاد بیزاری، مجاہد دشمنی

..... یہ ایک افسوسناک المناک دردناک اور شرمناک داستان ہے،

..... یہ دلدوز المیہ ہے..... یہ ایک سیاہ تاریخ ہے،

..... یہ ایک تلخ حقیقت ہے

یہ امر، دوپہر کے سورج سے زیادہ واضح ہے کہ،

حضرت جہاد دشمنی میں، دیگر سیکولرز سے دو قدم آگے ہے،

اور معاملے کا حیران کن پہلو یہ ہے کہ حضرت نے،

جہاد کے بارے میں دکھاوے کے اتنے بیانات دیئے ہیں،

..... کہ حد و حساب سے باہر ہیں

ہر دوسرے معاملے میں گل افشانی کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

.... فلاں کام ہوا تو ہم کفن سروں پر باندھ کر میدان میں ہوں گے ،

فلاں کام نہیں ہوا تو، ہم جہاد کا اعلان کر دیں گے ،

چند دن پہلے " نوائے افغان جہاد " کے 2012 کے ایک شمارے میں حضرت کے بیان پر نظر پڑی، حضرت نے فرمایا تھا :

..... شمالی وزیرستان کا آپریشن ہوا تو ہم جہاد کا اعلان کر دیں گے ،

بیانات کی حقیقت کو تو امید ہے اب عوام سمجھ چکے ہیں ....

''جمعیت (ف) کے دھوکے'' نامی سلسلے میں اس پر کچھ روشنی ہم ڈال چکے ہیں ....

خلاصہ یہ کہ یہ ہم اور آپ کو بے وقوف بنانے کیلئے، حکومت اور فوج کے

ساتھ باقاعدہ باہمی طے شدہ پروگرام کا حصہ ہوتے ہیں .....

ایک طرف ہر دوسرے تیسرے معاملے میں،

جہاد کی دھمکیاں، دوسری طرف جہاد کی مخالفت کا تسلسل .....

اب تو کوئی بھی بات ڈھکی چھپی نہیں رہی ...... بیانات اور انٹرویوز آن دی ریکارڈ ہیں ......

ضرورت اس امر کی ہے کہ ہر طرح کے تعصب کی عینک اتار کر ان کا منصفانہ جائزہ لیا جائے،

اور شریعت کی روشنی میں، نہ کہ مصلحت،

اس شخص کا حکم بیان کیا جائے،

ہمارے اکابر کا یہ امتیاز رہا ہے کہ ، وہ حق کے معاملے میں پارٹی اور فرقے سے بالاتر ہو کر سوچتے تھے ،

..... مولانا ابوالحسن علی میاں صاحب رحمہ اللہ کی کتاب ''پرانے چراغ'' میں حضرت مولانا مناظر احسن گیلانی صاحب رحمہ اللہ کا تذکرہ پڑھ لیں،

یہاں بھی ضرورت اسی بے باکی کی ہے .... ہمارے ہاں یہی المیہ ہے کہ دیوبندیت کے نام پر بہت سوں کو کھلی چھوٹ دی ہوئی ہے .....

پارٹی بازی نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا جنازہ نکال دیا ہے،

انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت کے بیانات میں جو چیز وافر مقدار میں آپ کو مل سکتی ہے وہ حضرت کا <u>جہاد کو منفی اور غیر آئینی طریقہ بتانا ہے،</u>

کیونکہ حضرت فرماتے رہتے ہیں کہ

<u>۔۔۔ہم نے اپنے مقاصد کے حصول کیلئے جدوجہد کی راہ بھی متعین کی ہے،</u>

اور وہ یہ کہ

<u>غیر مسلح آئینی اور مثبت طریقوں سے جدوجہد کی جائے........</u>

یہ چیز حضرت کے ہاں تسلسل اور تواتر کے ساتھ ملتی ہے، لہٰذا یہ ان کی سوچی سمجھی تعبیر ہے.......

اسے تعبیر کی غلطی کہہ کر ہرگز نظر انداز نہیں کیا جاسکتا

اب یہ دورنگی ملاحظہ فرمائیں.....

ایک طرف جہاد، جہاد کی دھمکیاں اور دوسری طرف تسلسل کے ساتھ جہاد کی مخالفت....

کوئی اللہ کا بندہ اٹھ کر ان کے اس قسم کے متضاد بیانات کو جمع کرے، تو یہ مسلمانوں کے ساتھ بہت بڑی خیر خواہی ہوگی،

اس طرح ہمارے بہت سے سادہ لوح بھائی ان کے دام تزویر سے باہر آسکتے ہیں.....

یہ ایک ایسی خدمت ہوگی، جس کا اجر ہزاروں سال کی عبادت پر بھاری پڑ سکتا ہے

چلو پاکستان میں تو حضرت کو مسلح جنگ کی شریعت سے مطابقت نظر نہیں آ رہی، تو وہ دھمکی کس بات کی دیتے ہیں..... اچھا! یہ نورا کشتی ہے

چلو پاکستان میں تو مطابقت نظر نہیں آ رہی .....

حضرت تو افغان طالبان کو بھی ہتھیار رکھ کر، مذاکرات کی میز پر آنے کا مشورہ دیتے نظر آتے ہیں،

سلیم صافی کے ساتھ جرگہ پروگرام میں حضرت یہی مشورہ دے رہے ہیں......

<u>مجاہدین کے فدائی حملے میں مردار ہونے والے ربانی کو شہادت، کا تاج پہنا رہے ہیں.....</u>

معزز قارئین! اگر ربانی شہید ہے

تو فدائی مردار ہے والعیاذ باللہ......

فدائیوں کا امیر ملا عمرؒ، مسلمان عالم کا قاتل ہے.....

ان کے نزدیک، طالبان دہشتگردوں کا ٹولہ ہے، پھر تو امریکا ٹھیک کر رہا ہے،

اور شاید یہی وجہ ہے کہ ان کی حکومت میں بلا روک ٹوک سپلائی لائن رواں دواں رہی، امریکی سفیر ان کی بارگاہ میں شرف حضور حاصل کرتے نظر آتے ہیں،

..... اور شاید یہی وجہ ہے کہ حضرت نے برسلز میں نیٹو دفاتر کا خفیہ دورہ کیا......

اور شاید یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اپنی پارٹی میں جہاد مخالف کالے شیعہ، ناگ شیرانی کو پالا ہوا ہے،

جس نے مجاہدین کے پانچ کروڑ نقد کو ایسے ہڑپ کیا کہ ڈکار بھی نہیں لی، جس کا احوال خود گھر کے بھیدی سخی داد خوستی نے لکھا،

اور شاید یہی وجہ ہے کہ حضرت نے شمشاد چینل کے مالک جاوید خٹک کو سیٹ دی.....

اور شاید یہی وجہ ہے حضرت تمام جہاد مخالف عناصر کیلئے محبوب یا کم از کم قابل برداشت رہے......

آخر وہ کیا بات ہے کہ جس پر حضرت فخر کرتے ہیں کہ

<u>انہوں نے انتہاء پسندوں کو انتہائی محدود کر دیا،</u>

یہ اصطلاحات جن کو حضرت صبح شام چباتے رہتے ہیں کن کی اصطلاحات ہیں.......

اور شاید یہی وجہ ہے کہ حضرت نے ایک عرب مجاہد کو بیچنے کی ناکام کوشش کی جس کا خمیازہ انہیں مردان حملے کی صورت میں بھگتنا پڑا.....

واقفانِ حال تو یہاں تک بھی کہہ دیتے ہیں کہ ابوالفراج شہیدؒ کے واقعے میں بھی حضرت ہی کا ہاتھ تھا......

ان واقعات کی روشنی میں اگر یوں کہا جائے کہ اس سورمانے الامیر الشہید کو شہادت کے موقعے پر کتا کہا، تو بے جا نہ ہو گا،

خیر سے حضرت کی کئی پشتوں میں جہاد نہیں،

زخم نہیں، جہادِ روس کی بھی حضرت نے حمایت نہیں کی تھی، ملاحظہ فرمائیں۔

شہید عبداللہ عزام کی کتاب ''میدان پکارتے ہیں''

حضرت کی نگاہ میں جہاد اور ہے اور اعتدال پسندی کچھ اور.....

جہاد حضرت کی نظر میں منفی طریقہ ہے، خود حضرت کے بیانات شاہد ہیں

<u>جہاد ایک غیر آئینی طریقہ ہے،</u>

پتا نہیں یہ آئین، حضرت کی نظر میں کتنا مقدس ہے، حضرت ان گنے چنے چند افراد میں سے ہیں جو پاکستانی فوجیوں کو شہید کہتے ہیں،

بیانات اور انٹرویوز شاہد ہیں.....شاید یہی وجہ ہو کہ حضرت لال مسجد آپریشن کے وقت اے پی سی لندن چلے گئے،

کیونکہ اس سے پہلے کچھ فوجیوں کی شہادتیں ہوئی تھیں، جو حضرت سے برداشت نہ ہو سکیں،

حیران کن بات تو یہ ہے کہ، حضرت پاکستانی فوجیوں کو شہید قرار دیتے ہیں، ظاہر ہے ان کا عمل جہاد ہو گا،

لیکن ساتھ ہی وہ ہم اور آپکو دھوکہ دینے کیلیئے، اسی جہاد پر تنقید کرتے بھی نظر آتے ہیں کہ،

اپنی عوام کے خلاف آپریشن ہو رہا ہے،

لیکن دوسرے لمحے وہ یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ وہ فوج کو کسی صورت کمزور دیکھنا گوارا نہیں کر سکتے،

دورنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جا

یا تو سراسر موم ہو جا یا سنگ ہو جا

جہاد کے خلاف انہوں نے کئی اصطلاحات ایجاد کی ہیں، جن میں سے کچھ کی طرح اشارہ ہو گیا ہے،

ان کے علاوہ بھی کچھ گمراہ اصطلاحات ہیں، جن میں سے ایک خانہ جنگی ہے جس کا مطلب ہے گھر کے اندر جنگ.....

پورے ملک کو گھر کا درجہ دیکر جہاد کی شناعت یوں دلوں میں بٹھانا چاہتے ہیں،

<u>کہ یہ جو اپنے گھر کے اندر لڑنا ہے، یہ نادانی ہے، ظلم ہے</u>

تو کیا، وہ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ پر حملہ کر کے خانہ جنگی، نادانی اور ظلم کے مرتکب ہو رہے تھے، والعیاذ باللہ

اس کے علاوہ بھی ان کی گمراہ کن اصطلاحات ہیں

جیسے دہشتگردی

شرپسندی

ناعاقبت اندیشی

سطحیت

تکفیری وغیرہ وغیرہ

بس ہم اتنا کہہ سکتے ہیں

علیکم من اللہ ما تستحقون

فضل الرحمٰن شریعت کی عدالت میں قسط نمبر ۱۷

جہاد اور مجاہدین کی مخالفت

اگرچہ " حضرت " کی جہاد بیزاری اور مجاہد دشمنی کے بارے گزشتہ قسط گزر چکی ہے،

لیکن ایک سفر کے دوران ان کے رسالے الجمعیہ کا شمارہِ فروری ہاتھ آیا، جس میں " حضرت " نے کافی زہر آلود زبان استعمال کی ہے،

اپنے دل کے اندرون کو باہر نکالا ہے،

قد بدت البغضاء من افواهھم وماتخفی صدورھم اکبر۔۔(آل عمران ۱۱۸)

اُن کی زبانوں سے تو دُشمنی ظاہر ہو ہی چکی ہے اور جو (کینے) اُن کے سینوں میں مخفی ہیں وہ کہیں زیادہ ہیں۔۔(آل عمران ۱۱۸)

میں نے چاہا، کہ اپنے پیارے بھائیوں کو حضرت کے الفاظ دکھادوں، تاکہ کسی شک وشبہے کی گنجائش نہ رہے،

اس طرح یہ قسط گزشتہ قسط کیلئے، تتمہ اور مہر ہو جائے گی ان شاء اللہ اور کیا معلوم اللہ تعالیٰ اسے کسی کی ہدایت کا ذریعہ بنائے،

بہر حال یہ گھر کی شہادت ہے، اسے جھٹلایا نہیں جاسکتا، اس سے انکار ممکن نہیں،

حضرت کے نزدیک

اس وقت جاری جہاد " کافروں کی ضرورت " ہے،

اور اسی ضرورت کے تحت جنگجو، انہوں نے تلاش کر لئے ہیں، جنہیں لوگ مجاہدین کہتے ہیں، اور اس جنگ کو جو در حقیقت امریکی ضرورت ہے،

لوگ جہاد سمجھ بیٹھے .... جن کو لوگ مجاہدین سمجھ بیٹھے ہیں، یہ در حقیقت ناواقفیت میں امریکی ضرورت کو پورا کرنے والے بیوقوف ہیں، جو امریکی کھیل کو نہیں سمجھ سکتے ،جو نوجوانوں کو آگ کی بھٹی میں جھونک رہے ہیں،

اب آپ ذرا چشم تصور سے ان خوبصورت فدائی نوجوانوں کو دیکھیں، جن کی جوانی اور خوبصورتی کو دیکھ کر حوریں بھی انگشت بدندان رہ جائیں، جنہوں نے دین کی سربلندی کیلئے، اپنی پھول سے زیادہ خوبصورت جوانیوں کو قربان کر ڈالا، اور پھر زہر میں ڈوبے حضرت کے یہ الفاظ بھی پڑھ لیں،

یہ الفاظ، ان لوگوں کسی خاص مقصد کے تحت ٹائٹل پر جلی حروف میں لگائے ہیں

ارشاد ہوتا ہے

♦ جب جنگ ان کی ضرورت ہے، تو اپنے مقابلے کیلئے جنگجو تلاش کرنا، بھی ان کی ضرورت ہے، لہٰذا دہشت گرد بھی ان کی ضرورت ہے،

◆ اور دہشت گردی بھی ان کی ضرورت ہے ہم ان کے ایجنڈے کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ دنیا میں کیا کھیل کھیلنا چاہتے ہیں،

یہ تھے حضرت کے الفاظ جو ٹائٹل پر جلی حروف میں شائع ہوئے ہیں،
ان الفاظ سے درج ذیل نتائج اِخذ کئے جا سکتے ہیں،

- جہاد دہشت گردی ہے، مجاہدین دہشت گرد ہیں،
- مجاہدین کے امراء، امریکی ایجنٹ ہیں، جو امریکی نقشے میں رنگ بھر رہے ہیں،
- مجاہدین بغیر کرائے کے یا کرایہ دار امریکی فورس ہے، جسے صرف حضرت ہی سمجھ چکے ہیں،

حضرت امت کا کتنا بڑا سرمایہ ہیں، اس قسم کی سازشوں کو بے نقاب کرتے رہتے ہیں،
لیکن ہم قبائلی تو ہیں، کج فہم یا کم فہموں کو یہ سمجھ میں نہیں آ رہا کہ ،

حضرت اقدس کے پاس امریکی سفیر کیا کرنے آتے ہیں،

حالانکہ حضرت تو ان کی سازشیں بے نقاب کر کر کے ان کی شلوار اتارتے رہتے ہیں،

یارانِ نکتہ دان اس عقدے کو کھولیں تو کھولیں،

اپنی تو ہوگئی عقل اس قضیے میں گم

پتا نہیں ماجرا کیا ہے،

اسی شمارے کے صفحہ 4 پر ارشاد فرماتے ہیں

◆ اور ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ، دہشت گردی کے خلاف پوری قومی قیادت نے، جس قومی وحدت کا مظاہرہ کیا وہ قابل تعریف ہے، جب پشاور کا واقعہ ہوا تو ہم نے قومی یکجہتی کا مظاہرہ کیا اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ پوری قومی قیادت، تمام تر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے پاکستانی شہری متحد ہو کر اس چیلنج کا مقابلہ کریں، ریاست کی پشت پر آ کر کھڑے ہوں، اس موقف میں کوئی اختلاف نہیں، اور اس حوالے سے ہماری پوزیشن ہمیشہ واضح رہی ہے،

آپ دیکھیں حضرت اقدس " قومی قیادت " کی تعریف میں کس قدر رطب اللسان ہیں
آپ ایک منٹ کیلئے پشاور واقعے کو غلط ہی فرض کر لیں، حضرت کی یہ رائے مبارک تو پشاور واقعے سے بھی پہلے کی ہے، فرماتے ہیں

''اس حوالے سے ہماری پوزیشن ہمیشہ واضح رہی ہے''

جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ شاید حضرت کو پشاور واقعے کی وجہ سے غصہ مبارک آیا ہوا ہے، وہ اپنی غلط فہمی ختم کر لیں، یہ حضرت کی ہمیشہ سے واضح پوزیشن رہی ہے۔

قد بدت

اسی شمارے کے صفحہ 18 پر سلیم صافی کے ساتھ ایک سوال وجواب کو سنیں

◆ سلیم صافی: یعنی آج بھی آپ یہ سمجھتے ہیں کہ پاکستانی طالبان ٹھیک ہیں؟

جواب: نہیں، میں تو اسلحے کی سیاست کو سرے سے پسند نہیں کرتا، افغانستان کے بارے میں بھی میری رائے یہ ہے کہ وہاں مصالحت ہو جائے اور ◆ .... معاملات طے کریں۔

▪ ▪ ▪ کیا یہ اب بھی قائد ہیں ▪ ▪ اللہ تعالیٰ اکابر پرستی کی کالی بلا کو غارت کرے، کیا یہ کھلا ارتداد نہیں،

□ کیا یہاں خاموشی شرعا جائز ہے ؟؟؟
ارے بھائی بات افغانی یا پاکستانی طالبان کی نہیں ہو رہی
حضرت تو سرے سے " اسلحے کی سیاست " کو پسند نہیں کرتے ،
جہاد اسلحے کی سیاست ہے ،
واللہ ، واللہ ، واللہ ، میں ایسی اکابر پرستی پر لعنت بھیجتا ہوں ،
جمعیت والو ! اگر اب بھی تمہاری آنکھیں نہیں کھل رہیں ،
فعلیکم من اللہ ما تستحقون
ہمیں تو پیاری ہے ،اسلحے کی سیاست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کی سیاست اسلحے کی سیاست ،
پیارا ہے ،اللہ کا حکم جہاد فی سبیل اللہ
تمہیں کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو ،
ہم لعنت بھیجتے ہیں ، تمہاری گندی سیاست پر اور ان شاء اللہ اسے ختم کر کے رہیں گے ۔

فضل الرحمٰن شریعت کی عدالت میں قسط نمبر ۱۸

اسراف وتبذیر

اسراف و تبذیر کبیرہ گناہ ہے ، شریعت میں اس کی سخت مذمت آئی ہے ،

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ،
ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین
بلاشبہ تبذیر کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں۔۔(الاسراء۔۲۷)

ملاحظہ فرمائیں فضول خرچوں کو شیطان نہیں ، شیطانوں کے بھائی قرار دیا گیا ،
اس سے بھی بڑی وعید ہو سکتی ہے ؟؟؟

حرام کاموں میں مال خرچ کرنے کو یا مباح کاموں میں ضرورت سے زیادہ خرچ کرنے کو تبذیر کہتے ہیں ،

بعض علماء اسراف اور تبذیر میں فرق کرتے ہیں کہ ، تبذیر ، اسراف سے متجاوز ہو کر خرچ کرنے کو کہتے ہیں ،
جبکہ بعض دیگر علماء فرق کے قائل نہیں ہیں ، حرام ہونے میں دونوں برابر ہیں اس لئے یہ بعض علماء فرق نہ کرنے کے قائل ہوئے ،

بندے کے علم میں، کوئی اور گناہ ایسا نہیں، جس کے کرنے والے کو شیطانوں کا بھائی قرار دیا گیا ہو،
اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو اس سے بچانے کی بہت کوشش کی ہے،
اپنی امت کو وضوء کے دوران پانی کے استعمال میں بھی اسراف سے منع فرمایا ہے، اگرچہ وضوء دریا کے کنارے ہو،

دریا کے کنارے جو پانی استعمال ہو گا، وہ واپس دریا میں ہی گرے گا، لیکن اللہ کے رسول نے چاہا، کہ اس فضول خرچی سے امت کو بچائیں، فضول خرچی کی قباحت وشناعت دلوں میں بٹھائیں،

اب آتے ہیں جمہوریوں کے کرتوتوں پر ایک نظر ڈالتے ہیں،
ہزاروں کی تعداد میں جلوسوں، ریلیوں، مظاہروں، میں یہ امت کا اربوں مال، ہوا میں پھونک چکے ہیں، اور مزید پھونکنے جارہے ہیں

ہمیں بتایا جائے
یہ ریلیاں
مظاہرے
جلوس
کہاں کا دین ہے،
قرآن کی کونسی آیت میں ان کا ذکر ہے،
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کونسی حدیث اس کی ترغیب دیتی ہے،
فقہ کی کونسی کتاب میں ان کا باب ہے،
یہ کس صحابی، کس تابعی، کس امام کا راستہ ہے،
ان چیزوں میں کھربوں روپے جھونکنا، کیسے جائز ہو سکتا ہے،
یہ ہاتھی سائز کی تصویریں اور ان پر لگنے والی دولت کا حساب کہاں سے دو گے؟؟؟ یہ کہاں کا اسلام ہے؟؟؟
یہ تو امت کی وہ دولت ہے، جسے جہاد میں استعمال ہونا تھا،
تم نے ان کے سامنے اسلام کی غلط تصویر پیش کر کے انہیں لوٹ لیا،
فضول مال خرچ کرنے کے ان کے اور کرتوت دیکھیں،
جب کوئی مشترکہ جلسہ ہوتا ہے، جیسے ختم نبوت کا جلسہ یا کوئی اور جلسہ جس میں کئی پارٹیاں شریک ہوتی ہیں، تو اس میں شامل ہر جمہوری پارٹی کی یہ کوشش ہوتی ہے، کہ وہ اپنی طاقت کا مظاہرہ کرے وہ دکھائے کہ، ان کی پارٹی سب سے اعلی، ان کے کارکن سب سے زیادہ.....

اس کیلئے، وہ مختلف قسم کے ہتھکنڈے استعمال کرتی ہے، مثلاً تقریباً ہر کارکن کو جھنڈا تھما دیا جاتا ہے،

اور پھر کارکنوں کو جلسہ گاہ کے تمام کونوں میں اور مختلف حصوں میں پھیلا دیا جاتا ہے، تاکہ ان کی کثرت نظر آئے،
میڈیا والوں کو پیسے دے کر جلسہ گاہ کی ایسی تصویر کھینچنے اور نشر کرنے کی منت سماجت کی جاتی ہے، جہاں سے ان کے لیڈر واضح اور نمایاں نظر آتے ہوں،
ان تمام کاموں میں حضرت اقدس اور ان کی پارٹی کو یدِ طولیٰ حاصل ہے،

بتاؤ کیا یہ سب کچھ تبذیر نہیں؟؟؟
اول تو ختم نبوت یا کسی مشترکہ جلسے میں آپ کی پارٹی کے جھنڈے کی ضرورت ہی کیا ہے،
اور
اگر ہو بھی تو جہاں ایک جھنڈے سے کام چلتا ہو، وہاں ہزاروں جھنڈوں پر پیسہ بہانے کی کیا ضرورت ہے؟؟؟
ظالمو! ہم سب کچھ جانتے ہیں، تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموس مبارک کو بھی اپنی سیاسی دکان چمکانے کیلئے استعمال کرتے ہو،

دل تو تمہارے ہیں نہیں، پتھر ہیں

یہ جو ڈپٹی چئیر مین سینٹ کے دفتر میں، دو تصویریں لٹکی ہیں اس کا کیا مطلب؟؟
ہم تو تصویر لٹکانے کے سرے سے قائل ہی نہیں،
اور تصویر کو قانوناً لازمی کرنے کا تو سوچ بھی نہیں سکتے، اس پر گزشتہ ایک قسط میں بات ہو چکی ہے
لیکن
بات آپ لوگوں کی ہو رہی ہے
یہ کائد اعظم کی تصویر تو قانوناً لازمی ہے،
اور ایسے قانون کا تم احترام کرتے ہو،
(تمہیں تمہارا دین مبارک ہو)
لیکن
یہ حضرت اقدس کی تصویر کیوں لگائی گئی ہے، یہاں کونسی مجبوری ہے؟؟؟
کس قانون نے اسے لازم کیا ہوا ہے؟؟؟
نہیں نہیں نہیں نہیں
تم دل و جان سے جمہوری ہو، تم نے اوروں کو دیکھا کہ، وہ اپنے دفاتر میں اپنے لیڈروں کی تصویریں لٹکاتے ہیں، تو تم بھی جمہوریت کی اس دوڑ میں کسی سے پیچھے نہ رہے،
تم جھوٹ بولتے ہو کہ ہم نے جمہوریت کو اھون البلیتین کے طور پر مجبوراً اپنایا ہے
اچھا یہ جو تم سڑکوں، چوکوں، چوراہوں پر ہاتھی سائز تصویریں لگاتے اور اس پر بے تحاشہ پیسے لٹاتے ہو......
ان تمام کاموں پر خرچ کرنا کیا تبذیر نہیں؟؟؟
کیا تم کروڑوں، اربوں دفعہ یہ گناہ نہیں کروا چکے ہو؟؟؟
ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین
ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین
ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین

کیا یہی دین کی خدمت ہے
کیا یہی ہے ،خدا کی زمین پر خدا کا نظام؟

کیا یہی ہے تقلیلِ شر ؟؟؟

انتخابات کے ایام میں امت کا کتنا سرمایہ، ان فضولیات کی نذر ہو جاتا ہے اس کا سبب تم بن رہے ہو؟؟؟

فضل الرحمٰن شریعت کی عدالت میں قسط نمبر ۱۹

فضل الرحمٰن اور عورت

عنوان بڑا دلچسپ ہے.... ایک تو حضرت کی شخصیت پر کشش......

اور دوسرا حضرت کے نام کے ساتھ عورت کا جوڑ عنوان کی کشش کو سولہ چاند لگا دیتا ہے،

لیکن، لیکن قارئین کی خدمت میں باادب عرض ہے کہ یہاں ہم اس موضوع پر محض نظریاتی لحاظ سے گفتگو کریں گے، اور جس رنگین محفل کا نقشہ عنوان کو دیکھ کر فوری طور پر ذہن میں آتا ہے اس کی طرف جانے سے معذرت،

محترم قارئین کرام!

اسلام نے مرد و عورت کو ہر چیز میں برابر نہیں رکھا، بلکہ بعض امور میں فرق رکھا،

عورت فطرتاً ایک کمزور مخلوق ہے، اسی کمزوری کا لحاظ رکھا گیا ہے،

چنانچہ اس کے نان نفقے کی ذمہ داری، شادی سے پہلے باپ بھائیوں وغیرہ، شادی کے بعد شوہر اور اولاد پر رکھی گئی ہے۔

عورت کے کمزور کاندھوں پر کمانے اور کھلانے کا بوجھ نہیں رکھا گیا،

اس کے باوجود اسے باپ شوہر وغیرہ کی میراث میں حصہ دے دیا گیا،

شریعت نے عورت کا احترام سکھایا، چنانچہ فرمایا جنت ماؤں کے قدموں تلے ہے،

بیٹیوں کی پرورش پر جنت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نصیب ہوتا ہے،

بہترین مؤمن وہ ہیں جو اپنی بیویوں کیلئے اچھے ہوں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کیلئے سب سے اچھے تھے،

لیکن ان تمام باتوں کے ساتھ ساتھ، شریعت نے عورتوں کی عزتوں کی حفاظت، مردوں کو فتنوں سے بچانے، اور دیگر مقاصد کے لئے فرمایا کہ

عورت

امامت نہیں کر سکتی،

اذان و اقامت نہیں کہہ سکتی،

بے پردہ نہیں گھوم سکتی،

عام معاملات میں اکیلی گواہ نہیں بن سکتی،

بلکہ اکثر و بیشتر معاملات میں مرد کے بغیر سو، بلکہ ہزار عورتیں بھی گواہی نہیں دے سکتیں،

انہیں ناقصات العقل والدین قرار دیا گیا ہے،

مسلمان قوم کی سربراہی نہیں کر سکتیں،
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ
"لن يفلح قوم ولوا أمرهم امرأة "

ترجمہ : وہ قوم جو اپنا معاملہ عورت کے سپرد کردے ہرگز کامیاب نہیں ہوسکتی

★ بے پردہ عورتوں کو مردوں کے حق میں سب سے زیادہ نقصان دہ فتنہ قرار دیا
چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

" ما تركت بعدي فتنة أضر على الرجال من النساء "

ترجمہ : میں نے اپنے بعد کوئی ایسا فتنہ نہیں چھوڑا جو مردوں کے حق میں عورتوں سے زیادہ خطرناک ہو۔

اور فرمایا

"النساء حبائل الشيطان"

عورتیں شیطان کی رسیاں ہیں۔

لیکن مسلمانوں کی تاریخ میں وہ سیاہ دن بھی آیا، کہ ایک رافضہ بے پردہ عورت کو ملک کی باگ ڈور تھمادی گئی،
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات مبارکہ کو پاؤں تلے روندا گیا،
اور یہ مبارک کام حضرات اقادسہ کی موجودگی میں انجام پایا اور حضرات اقادسہ نے اسے خندہ پیشانی اور خندہ لبی سے برداشت،
بلکہ تسلیم کرکے واقعی بڑا ہونے کا ثبوت دیا، اور امت کی بہت بڑی خدمت کی،
حضرت اقدس نے موقع پر تقریر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا، کہ
<u>گو اسلام میں عورت سربراہ نہیں بن سکتی، لیکن چونکہ اکثریت کی رائے سے منتخب ہو کر آئی ہیں، اس لئے ہم اکثریت کی رائے کا احترام کرتے ہیں،</u>
یہ تاریخ اسلام میں اپنی نوعیت کا پہلا واقعہ تھا کہ، کسی عورت کو طوعاً زمام کار دے دی گئی،
اس سے پہلے عالم اسلام میں یہ مصیبت در نہیں آئی تھی، پھر تو تانتا بند گیا، ہم جمہوریت میں مغرب کو بھی پیچھے چھوڑ گئے،
وزیر، سفیر، وغیرہ تو وہ بناتے رہے، مگر فل پاور، نہ کسی عورت کو بنایا، اور نہ آج تک بنانے کیلئے تیار ہیں،
پھر جب سلسلہ شروع ہو گیا، تو حضرات اقادسہ اور حضرت اقدس نے فہمیدہ مرزا کے سائے تلے وقت گزار کر، بھی دکھایا،
اس سے زیادہ قوم اور دین کی خدمت اور کیا ہوسکتی ہے،
اس سے زیادہ وسعت ظرفی اور کیا ہوسکتی ہے،
دوسروں کو ساتھ چلانے کا اس سے بڑا اور بہترین مظاہرہ اور کیا ہوسکتا ہے،
کسی کے پاس ہوں ایسے اکابر تو دکھائے،
حضرت اقدس کے بینظیر محترمہ سے " اچھے تعلقات " تھے،
اور محترم زرداری صاحب ابھی تک حضرت کے اچھے دوست ہیں یہ انہی " اچھے تعلقات " کا تسلسل ہے،
صرف یہی نہیں، بلکہ ان حضرات کی قیادت میں جمہوریت آگے بڑھی،
حضرات اقادسہ، خود خواتین کو اسمبلیوں میں لے آئے۔۔۔۔

جی ہاں جے یو آئی کی خواتین ارکان پارلیمنٹ، تاویلات اور توجیہات کی توان کے پاس بوریاں بھری رہتی ہیں....

.... دراصل ہم یہ اس لئے کر رہے ہیں اس میں ہمارا یہ مقصد ہے..... دراصل در حقیقت اور دراصل در حقیقت
بعض مفتیان گرامی، گل افشانی کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں،

کہ پردہ ہو تو کونسی شریعت خواتین کو گھر سے باہر جانے اور نظام زندگی میں حصہ لینے سے منع کرتی ہے،

ارے بھائی وہی شریعت، جو باپردہ خاتون کو باجماعت نماز کیلئے پانچ چھ منٹ کیلئے مسجد جانے سے منع کرتی ہے۔
پھر یہ خواتین جب رکن پارلیمنٹ بن جاتی ہیں، تو چھوٹے بڑے واقعات پر مختلف چینلز کو انٹرویوز دیتی ہیں،

اسمبلی کے اندر مخالف پارٹیوں کی خواتین سے لڑتی ہیں وہ یہ نہ کریں توان کو گھروں سے کھینچ کر یہاں کیوں لا بٹھایا ہے،

مرد ارکان پارلیمنٹ سے " مختلف امور پر تبادلہ خیال" کرتی ہیں
اب توان امور پر تنقید کرنے والا چھوٹے ذہن کا مالک اور تنگ نظر و کم ظرف سمجھا جاتا ہے، ارے بھائی اکابر بھی کوئی غلط کام کر سکتے ہیں؟

توبہ، توبہ، ایسا نہ سوچو، کفر کا خطرہ ہے،

یہ دیکھو جمہوریت اکابر کی قیادت میں شاہراہ ترقی پر گامزن ہے،

تیز تر گام زن منزل ما دور نیست

انتظار کرو، تھوڑا سا وقت رہتا ہے، اب ایام انتخابات میں، قائدین کرام کی تصاویر کے ساتھ،

ان محترمات امیدوارات کی بالترتیب سٹیکر سائز، کتاب سائز بورڈ سائز، ہاتھی سائز تصاویر آنے کو ہیں، جمہوریت کی ترقی کا سفر جاری رہے، تھمے نہ،
ادھر باادب اصاغر نے تاویلات بکس کھول رکھے ہیں، پریشانی کوئی نہیں..... اکابر کی خوشی کیلئے ہر چیز کی تاویل حاضر ہے۔
........↔↔↔↔↔↔↔↔↔↔↔↔↔↔↔↔↔
عبدالمعز حقمل